Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50 وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ شمارہ: 35

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

10 جمادی الثانی 1422 ہجری 30 ظہور 1380 ہش 30 اگست 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 24 اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

عظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا پہلا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ نہایت کامیابی سے انعقاد پذیر

جرمنی کے شہر منہائم میں قریباً نصف لاکھ پروانوں کا روحانی اجتماع

حضور انور ایدہ اللہ کی شمولیت اور ایمان افروز خطابات ومجالس عرفان ☆ مختلف اقوام کے جلسے اور علماء کی پر مغز تقاریر ☆ باجماعت نماز تہجد

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے صدر اور صدر مملکت غانا کے خیر سگالی کے پیغامات

8 کروڑ 10 لاکھ سے زائد افراد کی جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت اور عالمی بیعت سینکڑوں مساجد اور تبلیغی مراکز کی تعمیر۔

صرف ہندوستان میں 4 کروڑ 5 لاکھ سے زائد افراد کی جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت

افریقن یورپین اور ایشین ممالک کی دعوت الی اللہ سے متعلق ایمان افروز واقعات

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ جرمنی کا 26واں جلسہ سالانہ جوکہ امسال جرمنی میں منعقدہ پہلا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ بھی تھا 24-25-26 اگست کو بمقام مئی مارکٹ من ہائم نہایت شاندار اسلامی روایات کے ساتھ منعقد ہوا ایک محتاط اندازے کے مطابق قریباً 48190 فراد نے دنیا کے مختلف ممالک سے اس جلسہ میں شرکت کی۔

جلسہ کا آغاز حضور انور کے خطبہ جمعہ سے ہوا خطبہ جمعہ سے قبل حضور نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کرائی جبکہ جرمنی کا جھنڈا جماعت احمدیہ جرمنی کے امیر مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے لہرایا اس موقعہ پر بھارت سمیت دنیا بھر کے 174 ممالک کے جھنڈے بھی لہرائے گئے۔ خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے سابقہ خطبات کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت سے متعلق قرآن مجید کی آیات او راحادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور آخر پر جلسہ کے مہمانوں اور میزبانوں کو بعض انتظامی ہدایات سے نوازا جس میں بالخصوص جلسہ کے موقعہ پر نماز باجماعت کی پابندی کھانے کے ضیاع سے بچنے اور جلسہ کے منتظمین سے مکمل تعاون کرنے کی ہدایات شامل تھیں حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ حسب سابق ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے پانچ بجے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے براہ راست نشر ہوا۔

۲۴ / اگست کے پہلے اجلاس میں تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کے بعد مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن نے بعنوان ملینئم سکیم اور جماعت احمدیہ کا والہانہ لبیک تقریر کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ نے مشرقی یورپ میں اسلام احمدیت کا روشن مستقبل کے عنوان سے کی جبکہ اس اجلاس کی تیسری تقریر ہستی باری تعالیٰ کے دلائل کے عنوان سے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان بھارت نے فرمائی۔

۲۵ / اگست بروز ہفتہ پہلے اجلاس کی کارروائی جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے امیر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کے بعد مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ازدواجی زندگی میں اعتراضات کے جوابات) کے عنوان پر کی اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن نے جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن اور مختلف زبانوں میں لٹریچر کی تیاری کے عنوان پر کی جبکہ اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر جرمن زبان میں مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے کی۔

ان تقاریر کے بعد سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات کے جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا جوکہ مردانہ جلسہ گاہ میں بھی براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطاب میں قرآن مجید احادیث اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے فرمودات کی روشنی میں بچوں کی تربیت سے متعلق قیمتی نصائح سے نوازا۔

۲۵ / اگست کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطاب سے نوازتے ہوئے امسال جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے افضال و برکات کا تفصیلی ذکر فرمایا تلاوت قرآن مجید اور اس کے ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے خطاب کا کچھ حصہ تو محترم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن اور مکرم مولانا منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن کی تقریر میں بیان ہو چکا ہے اپنے خطاب میں حضور نے افریقن ممالک یورپین ممالک ہندوستان اور بنگلہ دیش میں دعوت الی اللہ سے متعلق ہونے والی شاندار جماعتی مساعی اور تعمیر مساجد وتبلیغی مراکز کا خصوصی ذکر فرمایا حضور پرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو یہ خوشخبری عطا فرمائی کہ اب جماعت دنیا کے 174 ملکوں میں پھیل چکی ہے آپ نے فرمایا کہ 1984 میں آپ کی پاکستان سے ہجرت کے وقت جماعت دنیا کے صرف ۹۱ ممالک میں پائی جاتی تھی جبکہ ان 17 سالوں میں باوجود شدید مخالفت کے مزید 83 ممالک میں جماعت پھیل گئی ہے حضور انور نے فرمایا کہ اس سال چار نئے ممالک میں جماعت کا پودا لگا ہے جن میں وزویلا۔ سائپرس۔ مالٹا۔ اور آذربائیجان شامل ہیں۔

افریقن ممالک

افریقن ممالک میں دعوت الی اللہ سے متعلق مساعی کا تفصیلی ذکر فرماتے ہوئے حضور نے بینن ٹوگو۔ کینیا۔ یوتی۔ لائبیریا۔ ایتھوپیا۔ تنزانیا۔ ملاوی۔ موزمبیق۔ کانگو۔ آئیوری کوسٹ۔ بورکینا فاسو۔ غانا۔ نائیجیریا۔ سینیگال۔ گیمبیا۔ لائبیریا۔ ماریشس اور مڈغاسکر کا خصوصی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ بینن کی کوششوں سے امسال نائجر میں 54 لاکھ 44 ہزار بیعتیں ہوچکی ہیں۔

جماعت کو بفضلہ تعالیٰ رجسٹریشن بھی مل چکی ہے۔ ۱۱۸ چیفس اور ۵ کنگز نے قبول احمدیت کی جماعت احمدیہ بینن کے ذریعہ ہی امسال ٹوگو میں بھی عظیم

باقی صفحہ (۸) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دیوبندیوں کے عاشق رسول غیر مسلم شعراء

(قسط نمبر ۶ آخری)

گزشتہ چند اقساط سے ہم دیوبندیوں کے اس نئے شاطرانہ پینترے کا تذکرہ کر رہے ہیں کہ اگر عاشق رسول عربی سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عشق محمدی سے لبریز تحریرات اور چند نعتیہ قصائد لکھ دیے ہیں تو کیا ہوا کئی غیر مسلم شعراء نے بھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیں لکھی ہیں ہم نے لکھا تھا کہ ایسا کہہ کر یہ لوگ صرف اور صرف معصوم مسلم عوام کو دھوکہ اور مغالطہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

ہم نے گزشتہ اقساط میں ثابت کیا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جس قدر پر معارف اور بصیرت افروز کلمات تحریر فرمائے ہیں غیر مسلم شعراء تو درکنار کوئی بھی قاسمی اور رضوی دنیادار عالم اس جیسے عظیم کلام کو لکھنے کے بارے اپنے تخیل میں بھی سوچ نہیں سکتا۔ اور پھر بات صرف عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر بصیرت افروز کلام لکھنے ہی کی نہیں ہے آپؑ کا وجود باجود تو وہ ہے کہ اللہ نے آپ کے بارہ میں کشفاً ارشاد فرمایا ہے کہ ''ھذا رجل یحب رسول اللّٰہ یعنی آپ کو خود اللہ جل جلالہ کی جانب سے عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا سرٹیفکیٹ ملا ہے ہم نے ثابت کیا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کی سیرت پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں غوطہ زن پاتے ہیں آپ نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں یہ کوشش کی ہے کہ آپ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام پہلوؤں پر حتی المقدور عمل کرسکیں۔ چنانچہ اس تعلق میں ہم ایک گزشتہ گفتگو میں کسی قدر عرض کرچکے ہیں علاوہ ازیں ہم نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے آپ نے انگریزی حکومت میں کس قدر قانونی رنگ میں کوششیں فرمائی ہیں یہاں تک کہ حکومت کو مجبور ہوکر پیشوایان مذاہب کی عزت وناموس کیلئے باقاعدہ قانون نافذ کرنا پڑا اور اس قانون کے بنانے میں آپ کے دوسرے خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی انتھک کوششیں شامل تھیں۔

اب ہم اپنے مضمون کے اس موڑ پر آچکے ہیں کہ اپنے محترم قارئین سے عرض کرسکیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عشق رسول میں گندھی ہوئی مبارک زندگی پر یہ لچر اعتراض کرنے والوں کا خود اپنا کردار کیا ہے۔ ذیل میں ہم چند حوالے ان دیوبندی علماء کے ''عشق رسول'' سے متعلق درج کرتے ہیں جو ان کی مستند و معتبر کتب میں درج ہیں اسی سے قارئین جان لیں گے توہین رسالت کے مرتکب یہ لوگ ہیں یا احمدی مسلمان اور پاکستان کی توہین رسالت کی دفعہ عملی طور پر ان دیوبندی مولویوں کو خود اپنے اوپر نافذ کرنی چاہئے۔ ویسے انصاف کی بات تو یہ ہے کہ خدائی انتقام نے توہین رسالت کی اس سزا کو آپ ان دیوبندیوں اور رضویوں پر نافذ کرنا شروع کردیا ہے اور آئے دن ان کے نامی علماء خود ایک دوسرے کے ہاتھوں بے دریغ قتل ہو رہے ہیں۔ خیر قتل و غارت کے اس دھندا میں ان کو چھوڑ کر ہم وعدہ کے مطابق آپ کو دیوبندیوں کے کچھ حوالہ جات دکھلاتے ہیں جن سے ان کی عشق رسول کے دعاوی کی قلعی خود بخود کھل جائے گی ملاحظہ فرمایئے۔

☆۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا علم غیب تو بچوں پاگلوں۔ جانوروں اور دیگر رذائل کو بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان صفحہ ۸ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

☆۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم شیطان لعین کو ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی)

☆۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت عام انسانوں سے بھی کمتر ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳ مصنفہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی)

☆۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے چوہدری اور گاؤں کے زمیندار جیسے ہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵)۔

☆۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہئے (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲)

☆۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر بھی کروڑوں پیدا ہونا ممکن ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۶)

☆۔ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آنا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بھی بدتر ہے۔ (صراط مستقیم مصنفہ اسماعیل دہلوی)

ان کے علاوہ بھی اور بھی بہت سے لغو عقائد ہیں جو ہم نے ''پیر طریقت حضرت علامہ مفتی سید آل رسول حبیبی ہاشمی مہتمم مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ پرانا بازار ضلع مدناپور کے انعامی پوسٹر کے حوالہ سے شائع کئے ہیں اور ان کے حوالہ سے دینے کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے ان تمام حوالہ جات کو انعامی چیلنج کے ساتھ شائع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر کسی دیوبندی میں ان حوالہ جات کو غلط ثابت کرنے کی ہمت ہے تو ثابت کرے اور ۳۳ ہزار روپے انعام نقد حاصل کرے۔ چنانچہ ہم ان کے مکمل پوسٹر کا عکس دیوبندیوں کے استفادہ اور حصول انعام کیلئے اسی اشاعت میں دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں۔

گفتگو کے اختتام پر ہم بانئ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول اور غیرت رسول سے متعلق ایک مبارک کلام کو درج کرکے دیوبندیوں سے صرف اسقدر پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا خود یا ان کے غیر مسلم عاشق رسول بھی آنحضرت ﷺ کیلئے ایسی ہی غیرت رکھتے ہیں ذرا غور سے سنئے!

''خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کردئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں ...... اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کردیا جاؤں اور تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں''۔ (ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۵) اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید)

(منیر احمد خادم)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

منظوم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر — لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اِک قمر ہے — اس پہ ہر اِک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اُتارے — میں جاؤں اُس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے — دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
وہ یارِ لامکانی، وہ دلبر نہانی — دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے — وہ طیب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے سب اُس نے کر دکھائے — جو راز تھے بتائے نعم العطاء یہی ہے
آنکھ اُس کی دور بیں ہے دل یار سے قریں ہے — ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیاء یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے — دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں — وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ — باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا — وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

(درثمین)

تبلیغِ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

خطبہ جمعہ

احمدیوں کا نفوذ جوں جوں دنیا میں پھیلے گا حضرت رسول کریم ﷺ کی سچی محبت دنیا میں پھیلتی چلی جائے گی

اس زمانہ کے یہودی صفت مولویوں کا بھی وقت آنے والا ہے۔

جب اللہ ان سے نفرت کرتا ہے تو ضرور ان سے نفرت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔

اللہ پاکستان پر احمدیوں کو یقیناً غلبہ عطا کرے گا۔ اس میں ایک ذرہ بھی شک کی گنجائش نہیں

(قرآن مجید کی مختلف آیات کے حوالہ سے صفت رحمانیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۳؍ جولائی ۲۰۰۱ء ۱۳؍ وفا ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

اس سے پہلے بھی میں بیان کر چکا ہوں کہ سورۃ مریم میں جتنا لفظ رحمان استعمال ہوا ہے خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا اتنا ذکر کسی دوسری سورۃ میں نہیں۔ باقی سب سورتوں میں رحمان کا لفظ ملا کر بھی اس سے تو شاید زیادہ ہو لیکن بہت زیادہ نہیں، جو اکیلا سورۃ مریم میں استعمال ہوا ہے۔ اور پہلے بھی میں نے پچھلے خطبہ میں سورۃ مریم کے تعلق میں رحمانیت کا ذکر کیا تھا آج بھی اس کا بہت سا حصہ اسی مضمون پر مشتمل ہے۔

سورہ مریم کی تین آیتیں ہیں نمبر ۹۱ تا ۹۳۔ ﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا. اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا. وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا﴾ اب دیکھئے دو دفعہ ان تین آیتوں کے اندر رحمٰن کا ذکر ہے۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے گر پڑیں کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹے کا دعویٰ کیا حالانکہ رحمٰن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔ اب رحمان کے لئے کیوں شایانِ شان نہیں؟ اس لئے کہ رحمانیت نے تو سب دنیا کو بن مانگے دیا ہے تو وہ اپنے لئے بیٹا کیوں لے۔ رحمانیت کے نتیجہ میں تو ساری کائنات وجود میں آئی ہے تو اس کو اپنے لئے بیٹے کی ضرورت کیا ہے۔ یہ نہایت ہی احمقانہ خیال ہے جو عیسائیوں نے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے اور چونکہ عیسائیت کے ساتھ تعلق ہے اس لئے سورۃ رحمٰن میں بکثرت اس کی تکرار ہوئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کا ترجمہ یہ ہے: ”قریب ہے کہ آسمان چور چور ہو جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ذرّہ ذرّہ ہو کر گر پڑیں کہ وہ رحمان کا بیٹا پکارتے ہیں“۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتاب ہے تصدیق براہین احمدیہ اس سے یہ لیا ہے۔

پھر ضمیمہ اخبار بدر قادیان میں یہ عبارت ہے ۱۹؍ مئی ۱۹۱۰ء میں: ”تَكَادُ السَّمٰوٰتُ: یہ پیشگوئی ہے اور ایسے زلازل اس زمانہ میں یسوع پرستوں کے جزائر پر بالخصوص آئے“۔ اور اگر آپ زلازل کی تاریخ پر غور کریں تو واقعۃً جس کثرت سے یسوع پرستوں کے ملکوں میں زلازل آتے ہیں ویسے اور کہیں نہیں آئے۔ صرف امریکہ ہی کی تاریخ لے لیں زلازل کی تو آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ فرمایا: ”یہ پیشگوئی ہے اور ایسے زلازل یسوع پرستوں کے جزائر پر بالخصوص آئے ہیں۔

هَدًّا: سخت۔ آسمان سے وہ عذاب ہے جو اٹل ہو“۔

پھر تصدیق براہین احمدیہ میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کا یہ حوالہ ہے ”اور رحمٰن کو سزاوار نہیں کہ بیٹا اختیار کرے کیونکہ سب جو آسمان و زمین میں ہیں، رحمان کے حضور بندہ بن کر آنے والے ہیں“۔ (تصدیق براہین احمدیہ۔ صفحہ ۱۱)

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ایک حوالہ اسی مضمون کی وضاحت کے لئے پیش کرتا ہوں۔ ”یہودیوں کی شرارتیں اور شوخیاں اسی حد تک ہیں کہ ان کی سزا اسی دنیا میں دی جا سکتی تھی“۔

اب دیکھ لیں یہود کے متعلق بار بار ﴿مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ کا ذکر جو آیا ہے تو اس دنیا میں کثرت کے ساتھ یہود کی سزاؤں کا ذکر ہے۔ جو یہود نے اپنے لئے سامان تیار کئے جن کے ردِ عمل میں بڑی سخت سزائیں یہود کو دی گئیں۔ نازی جرمنی اس بات کی گواہ ہے کہ سارے مظالم جو یہود پر کئے گئے خود یہود ہی نے تیار کئے تھے اور وہ اللہ کے غضب کے نیچے بھی آئے اور بندوں کے غضب کے نیچے بھی آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ شوخیاں تو ایسی تھیں کہ جن کا اس دنیا میں سزا کے طور پر ذکر ضروری تھا اور ذکر کیا گیا اور یہ سزا وارد ہوتی چلی گئی اور آئندہ بھی ہوتی چلی جائے گی۔

”لیکن ضَالِّيْن کی سزا یہ دنیا برداشت نہیں کر سکتی کیونکہ ان کا عقیدہ ایسا نفرتی عقیدہ ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا﴾ یعنی یہ ایک ایسا برا کام ہے جس سے قریب ہے کہ زمین آسمان پھٹ جائیں اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ غرض یہودیوں کی چونکہ سزا تھوڑی تھی اس لئے ان کو اسی جہان میں دی گئی اور عیسائیوں کی سزا اس قدر سخت ہے کہ یہ جہان اس کی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے ان کی سزا کے واسطے دوسرا جہان مقرر ہے“۔

(الحکم۔ جلد ۱۲۔ نمبر ۲۔ بتاریخ ۶؍ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

اب سورۃ مریم ہی کی دو آیات ہیں جن میں رحمٰن کا ذکر ہے ﴿اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا﴾ یقیناً آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں مگر وہ رحمان کے حضور ایک بندہ کے طور پر حاضر ہونگے۔ تو پھر رحمان کو بیٹا بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس نے یقیناً ان کا احاطہ کیا ہوا ہے اور انہیں خوب گن رکھا ہے۔ ’گن رکھا ہے‘ سے مراد کون لوگ ہیں۔ اس سے مراد وہ مشرک عیسائی ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے اوپر یہ بہتان باندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا احاطہ بھی کیا ہوا ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی سزا پائیں گے اور آخری دنیا میں بھی ان کے لئے سزا مقرر ہے۔ اس گھیرے کو توڑ نہیں سکتے۔ احاطہ کا مطلب ہے چاروں طرف سے اس کو گھیرا ہوا ہے۔

اور اس وقت بھی دنیا میں جو بڑی جنگیں آئی ہیں یہ عیسائی دنیا سے تعلق رکھتی ہیں۔ تمام عیسائی مملکتوں میں جنگِ عظیم اول اور جنگِ عظیم ثانی میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنا تہلکہ مچا اور عیسائیوں نے ہی خود عیسائیوں کو کاٹا اور صرف عیسائیت کی وجہ سے دنیا میں بہت سخت اضطراب پیدا ہوا ہے۔ تو زمین و آسمان کے پھٹنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس دنیا میں ہی وہ آپس میں پھٹ پڑیں گے اور ان کا آسمان پھٹے گا، ان کے ساتھ ہی ان کی زمین بھی پھٹ جائے گی۔ اب اس پہلو سے عیسائیوں کے لئے ایک بہت بڑا عذاب اسی دنیا میں مقدر ہے لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہیں کافی نہیں، آخری دنیا میں بھی ان کے لئے خاص سزا مقرر ہے۔

اس ضمن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پھر یہود کے لئے آخری دنیا میں سزا مقدر نہیں ہوگی۔

یہ ایک مشکل سوال ہے جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ یہ مَیں کہہ سکتا ہوں اتنی سزا نہیں ہوگی جتنی عیسائیوں کے لئے ورنہ یہود کے لئے بھی ضرور آخری دنیا میں کوئی سزا مقرر ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "زمین، آسمان میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو مخلوق اور بندۂ خدا ہونے سے باہر ہو"۔(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۴۳۷۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

پھر سورۃ مریم ہی میں نمبر ۹۷ آیت میں ہے ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ یعنی یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے رحمان محبت پیدا کردے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ ان کے لئے محبت کیسے پیدا ہوگی جو رحمان خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے متعلق بعض روایتیں ایسی ہیں جو عجیب لگتی ہیں مگر حقیقت میں وہ اسی طرح ہیں جس طرح بیان کیا گیا ہے یعنی آسمان پر اللہ پہلے اپنی محبت کا اعلان کرتا ہے گویا جبریل کو کہتا ہے کہ میرا فلاں بندہ مجھے پیارا ہے تم اس سے پیار کرو۔ پھر جبریل سب جگہ، چونکہ سب سے بڑا فرشتہ ہے، وہ اعلان کرتا ہے کہ میرے اللہ کو فلاں شخص پیارا ہے تو سب دنیا اس سے محبت کرے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سب دنیا تو اس سے محبت نہیں کرتی، بڑے بڑے ظلم کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دیکھ لیں کہ سب سے زیادہ پیارے بندے تو رسول اللہ ﷺ تھے پھر بھی آپؐ سے اس زمانہ میں محبت کرنے کی بجائے بڑی شدید دشمنی کی گئی۔ تو اس کا ایک حل تو یہ ہے اور یہی مناسب حل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت دنیا میں بڑھتی چلی جاتی تھی۔ اور آئندہ بھی بڑھتی چلی جائے گی۔ پس وہ محبت جس کا اعلان فرشتوں کی دنیا میں کیا گیا اس محبت کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کی کثرت کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت ڈالی جائے گی اور یہ محبت آج کل اتنی شدید ہے بعض مسلمانوں میں بلکہ اکثر مسلمانوں میں کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے نام پر مولوی ان کو ظلم کی تعلیم بھی دیں تو وہ ظلم سے باز نہیں آتے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت اور ظلم دو بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ وہ اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے۔ مگر محبت رسول کے لئے آپ مسلمانوں سے جتنی مرضی قربانی لے لیں۔ یہ اعلان کر دیں کہ فلاں شخص نے رسول اللہ ﷺ کی محبت پہ حملہ کیا ہے تو قتل وغارت، خون خرابہ، ہر قسم کے ظلم و ستم میں وہ مبتلا ہو جائیں گے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت دل میں بہر حال سخت جاگزیں ہے۔

تو محبت اگرچہ اس وقت تو معلوم نہیں ہوتی تھی جب ابتداء میں آپ نے دعویٰ کیا لیکن یہ محبت ایک بڑھنے والی چیز تھی جو بڑھتی چلی جاتی تھی۔ اگرچہ اس میں اعتدال سے کام نہیں لیا گیا مگر محبت میں عموماً اعتدال ہاتھ سے جاتا ہی رہتا ہے۔ محبت مضمون ہی ایسا ہے کہ بالآخر اعتدال نہیں رہتا۔ تو ہماری دعا ہے اور خصوصاً احمدیوں کے لئے یہی دعا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت احمدیوں کے بڑھنے سے دنیا میں بہت ترویج پائے گی مگر یہ محبت میانہ روی کی محبت ہونی چاہئے۔ ایسی محبت جس کے نتیجہ میں دنیا سے محبت کی جائے، نہ کہ نفرت کی جائے۔ پس مسلمانوں نے جو محبت کو نفرت میں بدل دیا ہے یعنی غیر احمدی مسلمانوں نے، احمدیوں کو دوبارہ اس محبت کو محبت ہی میں بدلنا ہے اور جہاں جہاں احمدیت کا غلبہ ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی محبت بڑھتی چلی جائے گی۔

اب اس ضمن میں دو حدیثیں پڑھتا ہوں کہ کیا ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرنے لگتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ مَیں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت کر۔ جبرائیل اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر جبرائیل آسمان والوں میں اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس پر اہل آسمان اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر اس کی مقبولیت اہل زمین کے دلوں میں ڈالی جاتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الادب باب المقة من اللّٰه تعالیٰ)

اہل آسمان اس سے جو محبت کرتے ہیں اس سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ ہی میں جو آسمانی لوگ تھے یعنی وہ صحابہ جو حقیقتاً دنیا میں رہتے ہوئے بھی آسمانی تھے ان کے دل میں اتنی شدید محبت تھی رسول اللہ ﷺ کی کہ انہوں نے اپنی گردنیں بھیڑوں بکریوں کی طرح رسول اللہ ﷺ کے عشق میں پیش کر دیں اور ایسا عجیب نظارہ دنیا نے دیکھا ہے کہ اس نظارہ کی کوئی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ پس محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جو اصلی اور سچی محبت تھی وہ صحابہ ہی کے زمانہ میں تھی اور وہی محبت اب ہم نے پیدا کرنی ہے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کا نفوذ جوں جوں دنیا میں پھیلے گا حضرت رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت پھیلتی چلی جائے گی۔

اب اس کے ساتھ ناراضگی کا بھی ایک مسئلہ ہے۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی سے ناراض ہو جاتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے مَیں فلاں شخص سے ناراض ہوں۔ چنانچہ جبرائیل آسمان میں اعلان کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے ناراض ہے۔ پھر اہل زمین کے دلوں میں اس شخص کے بارہ میں اظہار ناراضگی وارد ہونے لگتا ہے۔(ترمذی ابواب التفسیر سورۃ مریم زیر آیت ۹۷)

اب یہود کی ناراضگی کا تو پتہ ہے کس طرح اہل زمین میں بھی وہ ناراضگی پھیلتی چلی گئی اور اس زمانہ میں بھی جو یہود صفت مولوی ہیں ان کا بھی وقت آنے والا ہے۔ یہ بات ٹل نہیں سکتی۔ جب اللہ تعالیٰ ان سے نفرت کرتا ہے تو ضرور ان کی نفرت دلوں میں پھیلائی جائے گی۔

سنن الترمذی میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اسے اہل دنیا سے اس طرح محفوظ کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی استعمال کرکے بیماری سے بچاتا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب الطب باب ما جاء فی الحمية)

اب محفوظ کیسے کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی دیکھ لیں تیئس سال عرصہ میں آپؐ پر قرآن نازل ہوا۔ جب تک قرآن مکمل نہیں ہو گیا تمام تعلیمات سو فیصد اپنی تکمیل کو نہیں پہنچیں اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے شر سے محفوظ رکھا حالانکہ وہ شر ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھا۔ یہود نے بھی اپنی نفرت کی انتہا کر دی، مشرکین نے بھی اپنی نفرت اور ظلم کی انتہا کر دی مگر ایک بھی ایسا موقع نہیں آیا کہ ان کی نفرت اس حد تک غالب ہونے دی جائے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو زندہ رکھا یہاں تک کہ قرآن اپنی تکمیل کو پہنچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس میں حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ ایک ہے " وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ "اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی یعنی تیرے دل میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنی محبت پیدا کی۔ "اَنَا اخْتَرْتُكَ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ"۔ مَیں نے تجھے چن لیا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ اب محبت تیرے پر ڈال دی کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جگہ فرماتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب آگے پھر بھی یہی آئے گا کہ محبت خدا نے الٹ دی ہے جس طرح انڈیلی جاتی ہے محبت اس طرح محبت انڈیلی جاتی ہے۔ ﴿اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا﴾ جس طرح ہم دعا کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی محبت جس کے دل میں ڈالے وہ انڈیل دیتا ہے اس کو۔ "اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ "پھر ترجمہ یہی ہے کہ مَیں نے اپنی محبت کو تجھ پر ڈال دیا۔ پھر ایک الہام ہے "اَنَا الرَّحْمٰنُ لَاطْلُبْنِی تَجِدُنِی "اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو نہیں فرمایا حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا ترجمہ یہ ہے مَیں رحمان خدا ہوں تو مجھے تلاش کرے گا تو ضرور پالے گا۔

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ مریم کی آیت ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وُدًّا﴾ کے بارہ میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ پہلا قول اکثر محدثین کا ہے جو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عنقریب ان کے دلوں میں ان کی خاطر محبت پیدا کر دے گا۔ ان کی محبت کی عدم موجودگی کے باوجود اور ایسے اسباب کے ظہور پذیر نہ ہونے کے باوجود جن سے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے یعنی قرابت داری کی وجہ سے یا دوستی کی وجہ سے یا حسن سلوک کی وجہ سے۔ اور اس مودّت اور محبت کی اختراع اور ابتدا اولیاء اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور کرامت خاص ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے دشمنوں کے دلوں میں ان کا رعب اور ہیبت ڈالتا ہے اسی طرح ان کے مقام کو واضح کرنے کے لئے مومنوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دیتا ہے۔ آگے ﴿سَ﴾ کا لفظ ہے ﴿سَیَجْعَلُ﴾ ضرور ڈال دے گا۔

تو حضرت امام رازیؒ نے یہ بہت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ دیکھو یہ سورۃ مکی ہے جو کہ مظالم کا دور تھا اور مظالم اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ اس دور میں (﴿سَ﴾) کا مطلب ہے عنقریب، بہت دیر

نہیں گزرے گی ابھی کہ ان لوگوں کے دلوں میں محبت ہوگی۔ قرآن کریم کی ایک سورۃ میں جس کی کئی دفعہ مَیں تلاوت بھی کرتا ہوں اس میں بھی یہ بات مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جان کے دشمن تھے جو لوگ وہ ﴿حَمِیْم﴾ بنادئے جائیں گے یعنی گہرے دوست۔ یعنی جان کے دشمن لوگ جان نثار دوستوں میں تبدیل کردئے جائیں گے۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں ہی پوری ہوئی اور اس کو انتظار کے لئے کسی اگلے زمانہ کی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے فرماتے ہیں ﴿سَ﴾ کا مطلب ہے عنقریب یعنی بہت دیر نہیں لگے گی کہ تیری محبت تو خود دیکھ لے گا کہ ان کے دلوں میں ڈالی گئی ہے۔

﴿وُدًّا﴾ کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نکتہ بیان فرمایا ہے کہ دیکھو ہم خدا کی خاطر جب کسی دوست کو چھوڑتے ہیں تو بے یار ومددگار نہیں رہ جاتے۔ اللہ ہمیں ان سے بہتر دوست عطا کردیتا ہے۔ اب یہ ایسے عارف باللہ کی باتیں ہیں جن کا حال اور قال ایک ہی تھا۔ ان کے دل پر وہی گزرتا ہے جو زبان پر آتا تھا اور تجربہ سے جانتے تھے کہ جب بھی انہوں نے کسی دوست کو خدا کی خاطر چھوڑا ہے تو اللہ نے اس سے بہتر دوست ان کو عطا فرمادیا۔

اب سورۃ مریم میں جو رحمان کے تذکرے چل رہے تھے وہ ختم ہوئے۔ اب سورۃ طٰہٰ کی آیت ۶ اور ۷ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ سورۃ طٰہٰ بھی سورۃ مریم کے تابع ایک سورۃ ہے مگر یہ لمبا مضمون ہے اس کی وضاحت مَیں غالباً کسی اور جگہ کرچکا ہوں۔ یہاں اتنا کافی ہے کہ سورۃ طٰہٰ میں یہ آیت ہے ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ کہ رحمٰن ہے جو عرش پر متمکن ہوا۔ ﴿لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى﴾ رحمان۔ وہ عرش پر متمکن ہوا۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ بھی جو زمین کی گہرائیوں میں ہے۔

اب رحمان کے عرش سے مراد سب سے زیادہ بلندی ہے اور ﴿تَحْتَ الثَّرٰى﴾ سے مراد سب سے بڑی گہرائی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے نہ بلندی خالی ہے وہ ہر طرف ہے جس طرف بھی منہ کرو ادھر خدا کو پاؤ گے۔ تو ﴿اَلرَّحْمٰنُ﴾ ہے یہ جو ﴿عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ جو آسمان پر بھی بلند ہوا اور گہرائیوں میں بھی۔ اس سے زیادہ گہرائی اور کہیں آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ ہر جگہ رحمٰن کے جلوے دیکھو گے۔ اس پہلو سے آپ دیکھیں کہ رحمان کے جلوے کائنات میں ہر جگہ ظاہر ہو رہے ہیں چاند سورج سے علاوہ کائنات کے آغاز سے ہی رحمان کے جلوے ظاہر ہو رہے ہیں۔ جتنے سمندر کے جانور غذا حاصل کرتے ہیں ان کی قوت کا سامان ہے وہ سارے رحمانیت کے نتیجہ میں ایسا کرتے ہیں کیونکہ کسی عمل کی جزا تو ان کو نہیں دی جارہی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرش کی ایک بہت لطیف تفسیر فرمائی ہے کہ عرش ہے کیا چیز۔ فرماتے ہیں: ”خدا رحمان ہے جس نے عرش پر قرار پکڑا۔ قرار پکڑنے سے یہ مطلب ہے کہ اس نے انسان کو پیدا کرکے بہت سا قرب اپنا اس کو دیا مگر یہ تمام تجلیات مختص الزمان ہیں یعنی تمام تشبیہی تجلیات اس کی کسی خاص وقت میں ہیں جو پہلے نہیں تھیں“۔ اب تجلیات مختص الزمان ہیں مگر اللہ مختص الزمان نہیں ہے یہ ایک باریک نکتہ ہے جس کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ اپنی اعلیٰ صفات کے ساتھ دنیا سے منزہ ہے۔ مگر بندہ کے ساتھ اس کا جو سلوک ہے وہ عارضی ہوتا ہے اور بدلتا رہتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اللہ بدلتا ہے۔ اس لئے کہ بندے بدلتے رہتے ہیں۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کا بندوں سے سلوک مختلف وقتوں میں مختلف ہوتا چلا جاتا ہے جو خدا کی تبدیلی کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ بندوں کی تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے تو اس لئے فرمایا وہ تجلیات مختص الزمان ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ جب اپنی تجلیات ظاہر کرتا ہے تو وہ زمانہ سے مخصوص ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔

”ازلی طور پر قرارگاہ خدا تعالیٰ کی عرش ہے جو تنزیہہ کا مقام ہے کیونکہ جو فانی چیزوں سے تعلق کرکے تشبیہ کا مقام پیدا ہوتا ہے وہ خدا کی قرارگاہ نہیں کہلا سکتا وجہ یہ کہ وہ معرض زوال میں ہے“۔ یعنی انسان سے جو تعلق ہے وہ اس لئے خدا کا تنزیہی مقام نہیں ہے کہ بندہ کے بدلنے سے جیسے میں پہلے بیان کرچکا ہوں تبدیل ہوتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات غیر مبدل ہے۔ ”اور ہر ایک وقت میں زوال اس کے سر پر ہے۔ خدا کی قرارگاہ وہ مقام ہے جو فنا اور زوال سے پاک ہے۔ پس وہ مقام عرش ہے“۔ جو ہر قسم کی فنا اور تبدیلی سے پاک ہے اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”خدا تعالیٰ نے تمام اجرام سماوی و ارضی پیدا کرکے پھر اپنے وجود کو وراء الوریٰ مقام میں مخفی کیا۔ وراء الوریٰ مقام کیا ہے۔ اس کا نام ہے عرش ہے۔ جس کا نام عرش ہے اور یہ ایسا نہاں در نہاں مقام ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی چار صفات ظہور پذیر نہ ہوتیں جو سورۃ فاتحہ کی پہلی آیات میں ہی درج ہیں تو اس کے وجود کا کچھ پتہ نہ لگتا“۔

اب آپ دیکھ لیں سورۃ فاتحہ کی جو چاروں صفات ہیں وہی مظہر ہیں اللہ تعالیٰ کی ورنہ خدا تعالیٰ کا وجود عرش میں مخفی ہوتا اور کسی انسان کو کبھی دکھائی نہ دیتا۔ ”یعنی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت، مالک یوم الجزا ہونا۔ سو یہ چاروں صفات استعارہ کے رنگ میں چار فرشتے خدا کی کلام میں قرار دئے گئے ہیں“۔ یہ جو چار فرشتے قرار دئے گئے ہیں یہ استعارہ ہے، یہ فرشتے ظاہری طور پر نہیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں جو استعارہ کے رنگ میں چار فرشتے قرار دئے گئے ہیں۔ ”جو اس کے عرش کو اٹھا رہے ہیں“ یعنی ان صفات پر خدا تعالیٰ کا عرش قائم ہے۔ ان صفات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ذات بندہ پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے کہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا عرش ان پر قائم ہے۔ ”ورنہ خدا کی شناخت کے لئے اور کوئی ذریعہ نہ تھا“۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۹ حاشیہ) اگر یہ نہ ہوتا کہ صفات نہ ہوتیں تو خدا کی شناخت کوئی انسان نہیں کرسکتا تھا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ اپنے تنزّہ کے مقام میں یعنی اس مقام میں جبکہ اس کی صفت تنزّہ اُس کی تمام صفات کو روپوش کرکے اس کو وراء الوراء اور نہاں در نہاں کردیتی ہے“۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا تنزّہ جو ہے وہی اس کا عرش ہے۔ یعنی پوری طرح بنی نوع انسان کی نظر اور عقل اور فہم کی پہنچ سے وہ بالا ہو جاتا ہے۔ ”جس مقام کا نام قرآن شریف کی اصطلاح میں عرش ہے تب خدا عقول انسانیہ سے بالاتر ہو جاتا ہے اور عقل کو طاقت نہیں رہتی کہ اس کو دریافت کرسکے۔ تب اس کی چار صفتیں جن کو چار فرشتوں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جو دنیا میں ظاہر ہو چکی ہیں اس کے پوشیدہ وجود کو ظاہر کرتی ہیں۔

اوّل ربوبیت جس کے ذریعہ سے وہ انسان کی روحانی اور جسمانی تکمیل کرتا ہے۔ چنانچہ روح اور جسم کا ظہور ربوبیت کے تقاضا سے ہے اور اسی طرح خدا کا کلام نازل ہونا اور اس کے خارق عادت نشان ظہور میں آنا ربوبیت کے تقاضا سے ہے۔

دوم خدا کی رحمانیت جو ظہور میں آچکی ہے یعنی جو کچھ اُس نے بغیر پاداش اعمال بے شمار نعمتیں انسان کے لئے میسّر کی ہیں یہ صفت بھی اس کے پوشیدہ وجود کو ظاہر کرتی ہے۔

تیسری خدا کی رحیمیت ہے اور وہ یہ کہ نیک عمل کرنے والوں کو اوّل تو صفت رحمانیت کے تقاضا سے نیک اعمال کی طاقتیں بخشتا ہے اور پھر صفت رحیمیت کے تقاضا سے نیک اعمال ان سے ظہور میں لاتا ہے“۔ یعنی نیک اعمال کی توفیق جو بخشتا ہے یا رحمانیت کا اثر ہوتا ہے اور اس توفیق کو پھر بار بار اس توفیق کے مطابق ان کو نیک اعمال کرنے کی جو توفیق ملتی چلی جاتی ہے یہ بار بار رحم کرنا رحیمیت کے تابع ہوتا ہے۔

”چوتھی صفت ﴿مالكِ يوم الدّين﴾ ہے۔ یہ بھی اس کے پوشیدہ وجود کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا دیتا ہے“۔ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ بالآخر نیکوں کے نیک اعمال اور بدوں کے بد اعمال کے نتائج مترتب فرماتا ہے۔ ”یہ چاروں صفتیں ہیں جو اُس کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں یعنی اس کے پوشیدہ وجود کا ان صفات کے ذریعہ سے اِس دنیا میں پتہ لگتا ہے اور یہ معرفت، عالم آخرت میں دوچند ہو جائے گی گویا بجائے چار کے آٹھ فرشتے ہو جائیں گے۔

(چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۲۶۶ و ۲۶۷)

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ESTD:1898
M'FRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

اب یہ مضمون جو ہے چار اور آٹھ کا یہ بہت گہرا مضمون ہے اور اس کی تفصیل میں جانا اس وقت میرے لئے ممکن نہیں ہے مگر مَیں اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ دنیا میں بھی جو کائنات قائم ہے، زندگی قائم ہے اس کو کاربن بیسڈ لائف (Carbon Based Life) کہا جاتا ہے اور کاربن بیسڈ لائف اس زندگی کو کہتے ہیں جس کی جیسا کہ کاربن کی چار ویلنسیز (Valancies) ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ نے زمین کے فرشتوں کو بھی چار صفات سے بخشا ہے تو کاربن بیسڈ لائف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی چار ویلنسیز کے ذریعہ اردگرد سے تعلق رکھتی ہے۔

اب آپ انسان پر غور کر کے دیکھ لیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی چار صفات کے ذریعہ ہی ایک دوسرے سے منسلک ہے ان کے علاوہ کوئی بھی ایسی صفت نہیں جو انسان کو دوسرے انسانوں سے منسلک کر سکے۔ تو قیامت کے دن یہ صفات آٹھ میں تبدیل ہو جائیں گی یعنی انسان زیادہ قرب سے اپنے اللہ کو دیکھے گا اور وہ صفات جو اس دنیا میں چار دکھائی دیتی تھیں وہاں ان کو دگنی یعنی آٹھ دکھائی دیں گی۔

بعض بچے اور عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ ہمیں مضمون کی پوری سمجھ نہیں آ رہی۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ مَیں اپنی طرف سے پوری کوشش کرتا ہوں۔ یہ مضمون ہی ایسا لطیف ہے کہ اس کو سمجھانا بہت مشکل ہے۔ مَیں مثالوں کے ذریعہ کچھ ظاہر کرتا رہتا ہوں اور مزید جو صاحب علم ہیں ان کو چاہئے کہ اپنے بچوں پر اور اپنی بیویوں وغیرہ پر اس مضمون کو کھولیں۔

اب سورۃ طٰہٰ کی نمبر ۹۱ تا ۹۲ آیات ہیں ﴿وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِي وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ. قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى﴾ ہارون ان سے پہلے سے کہہ چکا تھا کہ اے میری قوم تم اس کے ذریعہ سے آزمائے گئے ہو یعنی سامری نے جو سازش کی تھی ان کو بہکانے کی حضرت ہارون ان سے کہہ چکے تھے کہ تم آزمائے گئے ہو یقیناً تمہارا رب رحمان ہے یعنی بہت رحم کرنے والا ہے۔ اگر تم اب بھی توبہ کرو تو وہ توبہ کو قبول کر لے گا۔ پس تم میری پیروی کرو اور میری بات مانو اور سامری کی باتوں کی طرف توجہ نہ دو۔ انہوں نے کہا ہم اس کے سامنے ضرور بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہماری طرف لوٹ آئے۔

اس کے سامنے سے کیا مراد ہے۔ مراد ہے کہ جو بت سامری نے گھڑا تھا ان کو بہکانے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کے سامنے جب تک موسیٰ نہ آئے بیٹھے رہیں گے۔ حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ایک غیر معمولی رعب عطا فرمایا تھا جو ہارون کو نہیں تھا۔ اس لئے حضرت موسیٰ کا رعب ان پر تھا اور حضرت موسیٰ کے رعب کی وجہ سے ہی پھر آخر وہ فتنہ ردّ کیا گیا۔

حضرت علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں ﴿وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِي وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ﴾ کی تفسیر کے تحت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فضل میرے بندوں میں سے رحم کرنے والوں میں تلاش کرو۔ تم ان کے پہلو بہ پہلو زندگی بسر کرو کیونکہ مَیں نے ان میں اپنی رحمت ودیعت کر دی ہے اور میری رحمت کو سخت دل لوگوں میں تلاش نہ کرو کیونکہ ان میں میرا غضب ہے۔

پھر عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ نبی ﷺ کی تلاش میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابو بکر و عمر آپؐ کے ساتھ ہیں۔ اسی اثنا میں ایک چھوٹا بچہ آیا اور رونے لگا۔ آنحضور ﷺ نے عمرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اس بچے کو اپنے سینے سے لگا کر پیار کرو یہ راہ بھول گیا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے اس بچے کو پکڑ لیا۔ اب آنحضرت ﷺ کی بچوں کے لئے تو ایسی محبت تھی کہ اگر نماز میں بھی آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تھے تو نماز چھوٹی کر دیا کرتے تھے تاکہ بچے کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو اور پیار کرنے والوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ بہرحال اس روایت میں ہے کہ حضرت عمر سے آپ نے فرمایا کہ تم اس کو اٹھا لو۔ آپ نے اس کو اٹھا لیا۔ اتنے میں ایک عورت آئی جو بار بار مڑ مڑ کر کچھ تلاش کر رہی تھی۔ اپنے بچہ کے گم ہونے کی پریشانی کی وجہ سے اس کا سر ننگا ہو گیا تھا۔ اس عورت کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عورت کو بلاؤ۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے آواز دی۔ چنانچہ وہ آئی اور اپنے بچہ کو پکڑا اور اسے اپنی گود میں لیا اور رونے لگی۔ پھر اس نے مڑ کر دیکھا تو اس نے آنحضرت ﷺ کو وہاں کھڑے پایا اور اس پر وہ شرما گئی۔ یہ منظر دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم دیکھتے ہو یہ والدہ اپنے بچہ پر رحم کرنے والی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ رحمت کے لحاظ سے اتنی شفقت اور رحمت کافی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اِنَّ اللّٰهَ اَرْحَمُ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا کہ اس ماں کو اپنے بچے سے جتنی محبت ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر محبت و شفقت کرنے والا ہے۔

اس ضمن میں ایک اور روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک ایسے ہی موقع پر فرمایا کہ کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ یہ ماں اس بچے کو آگ میں ڈال دے گی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہرگز نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ بھی اسی طرح اس سے بہت بڑھ کر اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے یعنی جو اس کے بندے بنیں ان پر اس کا سلوک ایسا ہے کہ ناممکن ہے کہ ان پر آگ نازل ہو، آگ ان پر حرام کر دی گئی ہے۔ پس جس طرح ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی اللہ تعالیٰ بھی اپنے بچوں یعنی اپنے ان بندوں کو جو اس سے پیار کرنے والے ہیں، ان کو ہرگز آگ کا عذاب نہیں دے گا۔

قرآن کی ایک اور آیت میں ہے کہ وہ اس آگ سے اتنے دور ہونگے کہ جہنم کی حَسِیْس کو بھی سن نہ سکیں گے۔ جہنم کی آواز کی جو سرسراہٹ ہے اس کو بھی وہ نہیں سن سکیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى۔ چنانچہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا جیسے ہارونؑ کے ساتھ یریحو کا معاملہ تھا۔ ایسا ہی حضرت عثمانؓ کے قتل میں حضرت علیؓ کو شریک گردانا گیا مگر آپؓ کا دامن بالکل پاک تھا۔ ان آیات سے مجھے حضرت علیؓ کی بریّت اور حضرت عثمانؓ کے قتل سے بالکل الگ ہونے کا یقین ہے۔“ (ضمیمہ اخبار بدر، قادیان۔ ۱۹/مئی ۱۹۱۰ء)

اب یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تحریر جو ہے یہ بہت غور طلب ہے۔ ان کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ تعلق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب حضرت علی کو اپنے پیچھے امیر بنا کر گئے تھے تو اس امارت کے دوران معلوم ہوتا ہے کہ بعض فتنہ گروں نے کچھ فتنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی طرح حضرت علی کا رعب نہیں تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم واپس تشریف لائے تو حضرت علی کو آپ نے مخاطب کر کے یہی بات کہی تھی کہ جس طرح ہارون پیچھے رہ گیا تھا اس کا قصور نہیں تھا کہ اس کے نتیجہ میں قوم نے ایک بدی کو پکڑ لیا بلکہ ہارون اس سے معصوم اور مبرّا تھا اسی طرح تیرے زمانہ میں بھی میری عدم موجودگی میں اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے تو تُو اس میں قصوروار نہیں ہے۔

اب دوسری بات جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اسی سے مجھے یہ بھی پتہ چل گیا کہ حضرت عثمانؓ کے قتل میں حضرت علیؓ کا کوئی دخل نہیں تھا۔ اس وقت تو رسول اللہ ﷺ موجود نہیں تھے۔ اس زمانہ میں بھی حضرت علی پر وہی الزام لگتا تھا کہ آپ نے اس قتل میں ان کی معاونت کی ہے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ مجھے اسی وجہ سے ان آیات کی روشنی میں یقین ہو گیا ہے حضرت علی کا اس واقعہ سے قطعاً دور کا بھی کوئی تعلق نہیں تھا صرف خارجیوں کا الزام تھا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس لئے فرماتے ہیں کہ ان آیات سے مجھے حضرت علی کی بریت اور حضرت عثمان کے قتل سے بالکل الگ ہونے کا یقین ہو گیا ہے۔

آخری آیت جو ہے وہ ہے ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔ (سورۃ الانبیاء: ۱۰۸)۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا صفت رحمانیت کے لحاظ سے ہی درست ہو سکتا ہے کیونکہ رحیمیت تو صرف مومنوں کی دنیا کے ساتھ ہی مخصوص ہے“۔

(اعجاز المسیح صفحہ ۱۱۴ حاشیہ)

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کا صفت رحمانیت سے تعلق نہ ہوتا تو سارے جہان کے ساتھ کس طرح آنحضرت کا رحمت کا سلوک ہوتا۔ اس میں تو نیک و بد، مشرک، کفار، یہود، عیسائی سب شامل ہیں۔ تو یہ رحمانیت کی وجہ سے تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت اور پیار کے سلوک کو آپؐ کی دعاؤں کی وجہ سے پا رہے تھے اگرچہ محسوس نہیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو ان لوگوں کو بھی دعائیں دی ہیں جنہوں نے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ پر ظلم کئے ہیں۔ سب سے زیادہ گندی گالیاں رسول اللہ ﷺ کو دی گئیں یعنی عیسائی پادریوں نے اور اس کے متعلق بھی قرآن میں فرماتا ہے کہ اے محمد! ﷺ کہ کیا تو ان کے آثار کے پیچھے اپنے نفس کو ہلاک کر لے گا ان کے لئے دعائیں کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس ظلم اور زیادتی سے بچائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”اور تجھ کو ہم نے اس لئے بھیجا ہے کہ تمام

عالم پر نظر رحمت کریں اور نجات کا راستہ ان پر کھول دیں"۔(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۴۳) پھر آپ فرماتے ہیں "تمام دنیا کے لئے تجھے ہم نے رحمت کر کے بھیجا ہے اور تو رحمت مجسم ہے"۔(ریویو آف ریلیجنز جلد اول نمبر ۵ صفحہ ۱۹۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "﴿مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ یہ اس وقت آنحضرت ﷺ پر صادق آتا ہے کہ جب آپ ہر قسم کے خُلق سے ہدایت کو پیش کرتے"۔ یعنی اگر رسول اللہ ﷺ کے اخلاق بھی اپنے رحمۃ للعالمین ہونے کے تابع نہ ہوتے تو آپ کو رحمۃ للعالمین قرار دیا ہی نہیں جاسکتا تھا۔

"جب آپؐ ہر قسم کے خُلق سے ہدایت کو پیش کرتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپؐ نے اخلاق، صبر، نرمی اور نیز مار ہر ایک طرح سے اصلاح کے کام کو پورا کیا اور لوگوں کو خدا کی طرف توجہ دلائی ۔مال دینے میں، نرمی برتنے میں، عقلی دلائل اور معجزات کے پیش کرنے میں آپ نے کوئی فرق نہیں رکھا۔ اصلاح کا ایک طریق مار بھی ہوتا ہے کہ جیسے ماں ایک وقت بچہ کو مار سے ڈراتی ہے"۔ تو بظاہر ماں سے تو توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنے بچہ سے دشمنی کرے۔ وہ اپنے بچے کے لئے مسلسل مجسم رحمت ہوتی ہے پھر بھی بچے کی اصلاح کی خاطر اس کو مارتی بھی ہے اور اس سے ڈراتی بھی ہے۔ تو پتہ لگا کہ "مار بھی ایک خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ جو آدمی اور کسی طریق سے نہیں سمجھتے خدا اُن کو اس طریق سے سمجھاتا ہے کہ وہ نجات پاویں۔ خدا تعالیٰ نے چار صفات جو مقرر کی ہیں جو کہ سورۃ فاتحہ کے شروع میں ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان چاروں سے کام لے کر تبلیغ کی ہے۔ مثلاً پہلے ربّ العالمین یعنی عام ربوبیت ہے۔ تو آیت ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ پھر ایک جلوہ رحمانیت کا بھی ہے کہ آپؐ کے فیضان کا بدل نہیں ہے۔ ایسی ہی دوسری صفات"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ بتاریخ ۷/اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰) ان چیزوں کے متعلق چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسری جگہ مزید روشنی ڈال چکے ہیں اور مَیں بیان کر چکا ہوں ان کی تکرار کی ضرورت نہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباسات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور پھر یہ مضمون ختم ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "ہمارے نبی کریم ﷺ کو دیکھو کہ جب مکہ والوں نے آپ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچاتے رہے، آپؐ کے صحابہ کو سخت سخت تکلیفیں دیں جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ اس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا تو اس وقت ان تمام تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکہ والوں نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تھیں آپ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے۔ اس لئے اگر آپؐ میں قوت غضبی ہوتی تو بڑا عجیب موقع انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے مگر آپ نے کیا کیا؟۔ آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا "لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ" کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں ہے۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ مکہ کی مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوت و طاقت کے ہوتے ہوئے کس طرح پر اپنے جان ستاں دشمنوں کو معاف کیا جاتا ہے۔ یہ ہے نمونہ آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ کا جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی۔ .... مکہ والے بھی اپنی شرارتوں اور مجرمانہ حرکات کے باعث اس قابل تھے کہ ان کو سخت سزائیں دی جاتیں اور ان کے وجود سے اس ارضِ مقدس اور اس کے گردونواح کو صاف کر دیا جاتا مگر یہ ﴿رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ اور ﴿اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ کا مصداق اپنے واجب القتل دشمنوں کو بھی پوری قوت اور مقدرت کے ہوتے ہوئے کہتا ہے ﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ﴾ "کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں۔(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یاد رہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے دو ہاتھ جلالی و جمالی ہیں"۔ یہاں ہاتھ سے مراد ظاہری ہاتھ نہیں بلکہ دو تجلیات ہیں، دو شانیں ہیں، ایک جلال کی اور ایک جمال کی۔ "اسی نمونہ پر چونکہ ہمارے نبی ﷺ اللہ جل شانہٗ کے مظہر اتم ہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی وہ دونوں ہاتھ رحمت اور شوکت کے عطا فرمائے۔ جمالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ قرآن شریف میں ہے ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ "یعنی آنحضرت ﷺ کو فرمایا تیری رحمت ایسی ہے کہ سارے جہانوں پر حاوی ہے۔ یہ آپ کے جمال کی مظہر آیت ہے۔

"اور جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾" کہ تم نے کنکریوں کی مٹھی کفار کی طرف پھینکی، تو تُو نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تھا۔ یعنی تیری مٹھی جس غضب کو لے کر ان پر پڑی، وہ خدا ہی کا غضب تھا جو اس وقت اُن پر نازل ہو رہا تھا۔ "یہ دونوں صفتیں آنحضرت ﷺ کی اپنے اپنے وقتوں میں ظہور پذیر ہوں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے صفت جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا اور صفت جمالی کو مسیح موعود اور اس کے گروہ کے ذریعہ سے کمال تک پہنچایا"۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱ حاشیہ۔ اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳۲ حاشیہ)

اب صفت جلالی کو صحابہؓ کے ذریعہ کیسے رونما کیا۔ صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ بہت سخت جنگیں لڑی ہیں اور بڑے جلال کے ساتھ ان پر قبضہ کیا ہے اور اسی جلال کے ساتھ آپ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاران کی چوٹیوں پر جلوہ گر ہوئے۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جلال ہی تھا جس کی طرف صحابہ کی زندگی میں اشارہ ملتا ہے۔

اور جمال کہاں گیا؟ جمال کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مسیح موعود کے گروہ کے ذریعہ اسے کمال تک پہنچایا اور اس کا ذکر ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ میں فرما دیا۔ اشارہ اس طرف ہے کہ آیت قرآنی میں ہی مذکور تھا صرف حدیث کی بات نہیں ہے۔ کہ جب تک وہ لوگ جو آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہوئے ہیں وہ ابھی تک پہلے صحابہ سے نہیں ملے مگر روحاً اور اخلاقاً اُن سے مل چکے ہیں۔ تو اس پہلو سے اس زمانہ میں آپؐ کے جمال کا اظہار ہوا ہے اور اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم اس جمال کے اظہار کو کس حد تک دنیا پر ظاہر کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تشریح سے احمدیوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفت جمال کا مظہر ہوں۔ اب اہل پاکستان ہم پر جتنا مرضی ظلم کریں یہ ناممکن ہے کہ احمدی جب غلبہ میں آئیں گے، اور یقیناً آئیں گے، تو وہ پاکستان کے مولویوں پر ظلم کریں اور ظلم سے بدلہ لیں۔ ان کی ایک ہی آواز ہوگی ﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ﴾ کہ اب ہمارے پاس سوائے اس کے کچھ کہنے کو نہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے فرمایا تھا کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں۔ اب یہ جو شان ہے رسول اللہ ﷺ کی یہ انشاء اللہ ہمارے دیکھتے ہیں یا شاید ہمارے بعد پوری ہوگی اور ضرور پوری ہوگی اور اللہ تعالیٰ پاکستان پر احمدیوں کو یقیناً غلبہ عطا فرمائے گا۔ اس میں ایک ذرہ بھی شک کی گنجائش نہیں۔ اور یقیناً احمدی پھر رحمت کا سلوک کریں گے اور ﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ﴾ کہیں گے۔

اس ضمن میں مجھے اپنی ایک بچپن کی رؤیا بھی یاد آتی ہے۔ جس میں میری ایک بحث ہو رہی ہے غیر احمدی مولویوں سے اور اس بحث کے دوران وہ مجھے کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم آپ کو مان بھی جائیں، سچا بھی مان لیں مگر مشکل یہ ہے کہ ہم آپ لوگوں پر اتنے ظلم کر چکے ہیں کہ جب ہم آپ کے قابو میں آئیں گے تو آپ ہم پر ان سب ظلموں کا بدلہ اتاریں گے۔ مَیں ان کو کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں۔ تم بے خوف ہو کر ہمارے ساتھ چلنا ہم آپ کے ظلموں کا آپ پر ظلم کے ذریعہ نہیں بلکہ رحم کے ذریعہ بدلہ اتاریں گے اور یہی ہمارا مقدر ہے یہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ تو اس سے مجھے یہ حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور یہ امکان نظر آتا ہے کہ شاید یہ میرے زمانہ میں ہی ایسا ہو۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو۔

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎23705[illegible]

بقیہ صفحہ : (۱)

الشان کامیابیاں ملیں ،بفضلہ تعالیٰ ۱۷ لاکھ ۱۷ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں ۱۵۷ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہو گیا ہے۔ مسجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ٹوگو میں بھی دو گورنروں کو قبول احمدیت کی توفیق بخشی۔

کینیا کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس ملک کو امسال بفضلہ تعالیٰ حیرت انگیز کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔ ۷۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے ۱۲ مساجد تعمیر کی گئی ہیں جبکہ ۵ بنی بنائی جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ ۱۴ تبلیغی مراکز کے اضافہ کے ساتھ امسال کینیا میں ۴۵ تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ بیعتوں کی تعداد ۱۷ لاکھ ۷۱ ہزار ہے۔

یوٹی میں امسال ایک لاکھ ۲۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں اور ۱۰ مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

ایریٹیا میں ۸ لاکھ اور ایتھوپیا میں امسال اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی کامیابیوں سے نوازا ہے۔ گذشتہ سال یہاں صرف ۳۶ ہزار بیعتیں ہوئی تھیں جبکہ امسال محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۰ لاکھ ۶۵ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ ۹۰ نئے مقامات پر احمدیت کو نفوذ حاصل ہوا ہے اسی طرح ایتھوپیا میں پہلی مسجد مسجد بلال کے نام سے زیر تعمیر ہے۔

تنزانیا کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا امسال ۸۱ مقامات پر جماعت کو نفوذ حاصل ہوا۔ ۲۱ مساجد کا اضافہ ہوا جن میں ۱۲ بنی بنائی جماعت کو عطا ہوئیں۔ اور ۹ تعمیر کی گئیں۔ تنزانیا میں امسال ۳۷ لاکھ سے زائد بیعتیں حاصل ہوئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ملاوی اور موزمبیق کے ممالک بھی تنزانیا کے تحت تھے جہاں علی الترتیب ۱۱ لاکھ ۸۰ ہزار اور ۱۰ لاکھ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

کانگو کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ وہاں امسال ۷ لاکھ ۵۰ ہزار بیعتیں ہوئیں جن میں ۲ لاکھ سے زائد عیسائیت سے اسلام میں داخل ہوئے آئیوری کوسٹ کا ذکر کرتے ہوئے حضور پرنور نے فرمایا کہ اس ملک میں ۲۱ لاکھ بیعتیں ہو چکی ہیں ۵۲۲ مساجد بنی بنائی جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ ۳۷ تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں ۴۲۶ چیفس اور ۱۱۲۲ امام کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

بورکینا فاسو کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ امسال ۲۰ ہزار سے زائد لوگوں کو بیعت کی سعادت نصیب ہوئی ۱۱۴ نئے مقامات پر جماعت کو نفوذ حاصل ہوا ۱۷ مساجد میں سے ۴ جماعت کو بنی بنائی عطا ہوئیں۔ اور ۱۳ تعمیر کی گئیں۔

غانا کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس ملک میں امسال ۱۳ لاکھ ۷۳ ہزار سے زائد بیعتیں حاصل ہوئیں۔ مساجد کی تعداد ۷۶۳ ہے فرمایا غانا مساجد کی تعمیر میں سب سے آگے ہے اس ملک میں ۶۶۹ مساجد تعمیر کی گئی ہیں اور ۱۰ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔

نائجیریا کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ امسال اس ملک میں ۳ لاکھ ۵ ہزار بیعتیں عطا ہوئیں، ہیں۔ ۲۰ مساجد تعمیر کی گئیں اور ۳۶ بنی بنائی جماعت کو ملیں اس طرح اس ملک میں کل ۴۷۲ احمدیہ مساجد ہیں۔

فرمایا سینیگال میں ۴۵ مقامات پر جماعت کو نفوذ حاصل ہوا جن میں سے ۲۵ میں نظام جماعت قائم ہو چکا ہے امسال ۳۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے جن میں سے ۱۸ تعمیر کی گئیں ۱۲ بنی بنائی جماعت کو عطا ہوئیں۔

گیمبیا کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس ملک میں باوجود شدید مخالفت کے امسال ۲۹ ہزار ۹۳۴ بیعتیں ہوئی ہیں۔ ۹ مساجد کے اضافہ کے ساتھ یہاں مساجد کی کل تعداد ۲۲۰ ہے۔

لائبیریا کے ذکر میں حضور انور نے فرمایا امسال یہاں ۶۱ نئے مقامات پر جماعت کو نفوذ حاصل ہوا جبکہ ۱۱ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں ۶۱ مساجد جماعت کو بنی بنائی عطا ہوئیں اس طرح مساجد کی کل تعداد ۱۰۶ ہے۔ حضور نے فرمایا مڈغاسکر کا ملک ماریشس کے ذمہ تھا جہاں گذشتہ سال ۶۳۲ بیعتیں ہوئی تھیں اور امسال ۶۴ سو سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

یورپین ممالک

یورپین ممالک میں حضور انور نے خاص طور پر جرمنی اور فرانس برطانیہ اور البانیہ کا ذکر فرمایا جرمنی بیعتوں کے لحاظ سے سب سے آگے ہے جہاں امسال ۱۷ سو سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

فرانس میں ۱۹۴ تبلیغی نشستیں ہوئیں اور ۲۱ ممالک سے تعلق رکھنے والے ۱۳۷ افراد نے بیعت کی حضور انور نے فرمایا کہ جرمنی میں یکصد مساجد کی تعمیر کے منصوبے کے تحت ۱۰ مساجد کیلئے قطعات خرید لئے گئے ہیں برطانیہ میں بریڈ فورڈ اور ہارٹلے پول میں نئے تبلیغی مراکز قائم کئے جا رہے ہیں اسی طرح البانیا میں مسجد کی تعمیر اب آخری مراحل میں ہے۔

ایشین ممالک

ایشین ممالک کے تحت حضور انور نے انڈونیشیا بنگلہ دیش اور ہندوستان کا خصوصی ذکر فرمایا حضور نے فرمایا کہ شدید مخالفت کے باوجود انڈونیشیا میں امسال ۱۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں ۱۵ مساجد کی تعمیر کی گئی ۶ بنی بنائی جماعت کو عطا ہوئیں اس طرح اس ملک میں مساجد کی کل تعداد ۳۱۰ ہے۔

بنگلہ دیش کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس ملک میں جماعت کی شدید مخالفت ہے افراد جماعت کو شہادتیں بھی پیش کرنی پڑ رہی ہیں اس کے باوجود امسال ۲۰ ہزار سے زائد بیعتیں جماعت کو عطا ہوئیں اور ۷ مقامات پر جماعت کی مساجد اور تبلیغی مراکز قائم ہوئے

ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان مساعی کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بیعتوں کے لحاظ سے جس قدر بیعتیں پوری دنیا میں ہو رہی ہیں، اتنی ہی اکیلے ہندوستان کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں حضور نے فرمایا کہ ۱۹۹۱ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر میں نے احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کو توجہ دلائی تھی کہ ہندوستان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کے میدان میں پوری دنیا سے آگے نکل جائے چنانچہ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف ہندوستان میں ۴ کروڑ ۵ لاکھ ۳۶ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہندوستان کے مخالفین اب برملا ان بیعتوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ لوگوں کو احمدی ہونے سے روکا جائے۔ اس ضمن میں حضور انور نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک پمفلٹ کا ذکر فرمایا جس میں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ ہندوستان میں ۸ کروڑ سے زائد لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں اس طرح حضور انور نے ہفت روزہ نئی دنیا دہلی۔ شمارہ ۲۲ جون ۲۰۰۱ء اور روزنامہ عوام میں مخالفین کی بے چینیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب مخالفین برملا اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ دن رات پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطاب کے آخر میں حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام دنیا میں امسال عطا ہونے والی بیعتوں کی تعداد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: اب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے بتاتا ہوں کہ امسال پوری دنیا میں ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ۶ ہزار ۷۳۱ لوگ جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو چکے ہیں اس طرح اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ماہ احمدیت میں ۶۶ لاکھ سے زائد لوگ شامل ہو رہے ہیں

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ تین لاکھ لوگ جماعت احمدیہ کے درخت کے سائے کے نیچے آرام کر رہے ہیں۔ فرمایا اب اس درخت کے نیچے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۵ کروڑ سے زائد لوگ آرام کر رہے ہیں خطاب کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ایمان افروز اقتباسات پیش فرماتے ہوئے پاکستان کے مظلوم احمدی بھائیوں کیلئے دعا کی درخواست کی فرمایا یہ پاکستان کے مظلوم احمدی بھائیوں کی قربانیوں دعاؤں اور گریہ وزاریوں کے پھل ہیں جو آج افضال الٰہیہ کی شکل میں پوری دنیا میں نازل ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

مجلس عرفان

دوران جلسہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان بھی منعقد ہوتی رہیں جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب کے مختلف علمی دینی اور حالات حاضرہ سے متعلق سوالات کے جواب ارشاد فرماتے رہے۔

مختلف ممالک کے جلسے

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس موقعہ پر اردو زبان جاننے والوں کے علاوہ عربی۔ بوسنین۔ روما۔ وغیرہ اقوام کے الگ سے بھی جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ جن میں ان کی اپنی زبانوں میں تقاریر کے علاوہ حضور پرنور کی مجالس عرفان بھی منعقد ہوتی ہیں۔

جلسہ مستورات

مردوں کے جلسہ کے ساتھ ساتھ مستورات کا الگ سے جلسہ بھی منعقد ہوا جمعہ اور اتوار کے روز کی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوئی جبکہ ۲۵ اگست بروز ہفتہ مستورات کا الگ جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید ترجمہ اور نظم کے علاوہ محترمہ اختر درانی صاحبہ نے ”حقیقی جنت رحمی رشتوں کی مضبوطی میں ہے“ کے عنوان سے تقریر فرمائی جلسہ مستورات کی دوسری نشست میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔

۲۶ اگست بروز اتوار جلسہ سالانہ جرمنی کا آخری دن تھا جس میں مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش ایڈیشنل نیشنل سیکرٹری امور خارجہ PRESS نے اسلام مستقبل کا مذہب کے عنوان سے جرمن زبان میں تقریر فرمائی۔

عالمی بیعت

آخری دن کے اجلاس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں حسب سابق عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی جس میں امسال نئے بیعت کرنے والے ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ سے زائد احباب کے علاوہ دنیا بھر کے احمدی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے رابطہ سے بیعت میں شامل ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دہراتے جاتے تھے جن کے رواں تراجم ساتھ کے ساتھ مختلف زبانوں میں ہوتے رہے۔ بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سجدہ شکر ادا فرمایا جس میں جلسہ میں موجود ہزاروں افراد کے علاوہ دنیا بھر کے ۴۷ ممالک کے احمدی سجدہ شکر میں شامل ہوئے۔

امسال عالمی بیعت کی ایک خاص بات یہ رہی کہ ایم ٹی اے کے سٹوڈیو سے مختلف ممالک سے ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ کر کے عالمی بیعت کے موقع پر ان ممالک میں جمع ہونے والے احباب جماعت اور ان کے تاثرات دریافت کئے گئے چنانچہ کینیڈا۔ امریکہ۔ پاکستان اور بھارت سے یہ تاثرات ایم ٹی اے کو موصول ہوئے قادیان کی مسجد اقصیٰ سے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے تمام افراد جماعت بھارت کی طرف سے حضور انور اور احباب جماعت عالمگیر کو جلسہ کی مبارکباد پیش کی۔ جس وقت مختلف ممالک کے احباب جماعت کے نعرہائے تکبیر کی گونج ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیل کر عجیب وارفتگی کا سماں باندھ رہی تھی اس وقت قادیان کی مسجد اقصیٰ سے احباب جماعت کے نعرہائے تکبیر کی گونج بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام عالم میں گونج اٹھی۔ یہ ایک عجیب ایمان افروز نظارہ تھا۔

حضور اقدس ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک سوا پانچ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور احباب جماعت کو یہ خوشخبری سنائی کہ امسال بیعت کرنے والے آٹھ کروڑ دس لاکھ چھ ہزار سات سو اکتیس افراد عالمی بیعت میں ایم ٹی اے کے توسط سے شمولیت

فرمائیں گے فرمایا دنیا کی تاریخ نے کبھی ایسا واقعہ نہیں دیکھا ہوگا کہ بیک وقت اتنے افراد ایک وقت بیعت کر کے اللہ کے دین میں داخل ہوئے ہوں۔ اس کے بعد حضور نے بیعت کے الفاظ انگریزی زبان میں نہایت رقت بھرے انداز میں دہرائے۔ حضور انور کے پیچھے پیچھے مختلف زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرائے جاتے رہے۔ یہاں قادیان میں الفاظ اردو زبان میں محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے دہرائے۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی کے تینوں روز باجماعت نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا بھی خصوصی انتظام تھا قیام وطعام کے انتظامات نہایت خوش اسلوبی سے انجام پائے استقبال کے شعبہ نے مختلف ائیر پورٹوں سے مہمانوں کو لانے اور ان کی رہائش گاہ تک پہنچانے میں نہایت خوش اسلوبی سے خدمت سرانجام دی۔

جلسہ سالانہ کے تینوں روز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ جلسہ کے پروگراموں کی Coverage کے علاوہ بعض خصوصی پروگرام بھی پیش کرتا رہا جس میں جلسہ سالانہ کے انتظامات اور بعض بزرگوں کے انٹرویوز اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے جلسہ قادیان ۱۹۹۱ء کی شمولیت کی ویڈیو فلمیں بھی شامل تھیں۔

اختتامی اجلاس

۲۶ اگست بروز اتوار ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ۳۰-۹ بجے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور اسکے ترجمہ سے ہوا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو اختتامی خطاب سے نوازا جس میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت رجسٹر روایات کی روشنی میں پیش کی حضور کا یہ خطاب قریبا دو گھنٹے جاری رہا۔ حضور انور کے خطاب سے قبل وفاقی جمہوریہ جرمنی کے صدر عزت مآب یہانس راؤ کا خیر سگالی کا پیغام امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اپنے پیغام میں صدر محترم نے اس اُمید کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ مستقبل قریب میں جرمنی میں بسنے والی تمام اقوام کے درمیان اخوت واتحاد و رواداری کے جذبات کو فروغ دینے میں مدو معاون ثابت ہوگی۔

صدر مملکت غانا کا پیغام غانا کے وزیر داخلہ الحاج الحسن یعقوب صاحب نے جلسہ میں حاضر ہو کر خود پڑھ کر سنایا یاد رہے کہ موصوف ایک مخلص احمدی ہیں اور صدر مملکت کے نمائندہ کے طور پر جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ صدر مملکت غانا نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کا ذکر کیا جو وہ تعلیم اور صحت کے میدان میں ان کے ملک میں سرانجام دے رہی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ تجارت میں ایک اچھا ملکہ رکھتے ہیں میں خواہش کرتا ہوں کہ وہ غانا میں اپنے کاروبار لگائیں اور غانا کو کرپشن سے پاک کرنے میں مدد کریں۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں حاضرین جلسہ کے علاوہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے دنیا کے ۱۴۷ ممالک کے احمدیوں نے ایک ساتھ ہاتھ اٹھا کر اپنے امام کے ساتھ اجتماعی دعا میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

وزراء کے انٹرویوز

جلسہ سالانہ جرمنی کے اس جلسہ سالانہ میں بعض ممالک کے وزراء اور افریقن چیفس اور Kings بھی شامل ہوئے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ نے ان سب سے جلسہ کے متعلق اور ان کے ممالک میں جماعتی خدمات وترقیات سے متعلق انٹرویوز بھی ٹیلی کاسٹ کئے ان میں غانا کے وزیر اور بینن اور ٹوگو کے بادشاہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کا انٹرویو بھی عالمی بیعت سے قبل ریکارڈ کیا گیا۔

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کی رونق

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ جرمنی کے پہلے عالمی جلسہ سالانہ کی تقریبات کو سننے اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے براہ راست دیکھنے کا شوق اور ولولہ کئی روز پہلے سے ہی احباب جماعت میں دیکھا گیا۔ تمام پروگراموں کے اشتہارات مختلف جگہوں پر چسپاں کئے گئے اسی طرح مختلف جگہوں پر اجتماعی طور پر جلسہ سننے کے انتظامات کئے گئے تھے جن میں مسجد اقصیٰ مسجد مبارک لنگر خانہ حضرت مسیح موعود مدرسہ احمدیہ کا ہال مدرسۃ المعلمین میں شامیانہ لگا کر کئے گئے انتظامات قابل ذکر ہیں علاوہ ازیں احباب جماعت اپنے اپنے گھروں میں بھی ٹیلیویژن کے ذریعہ جلسہ کے پروگرام سنتے اور دیکھتے رہے۔ امسال چونکہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی نشریات ڈیجیٹل ہو چکی تھیں۔ اسلئے تمام پروگرام نہایت صاف طور پر دیکھے اور سنے گئے جسکے لئے ایم ٹی اے کا عملہ مبارکباد کا مستحق ہے عالمی بیعت کے پروگرام میں تمام احباب مسجد اقصیٰ میں اور مستورات مسجد مبارک میں شامل ہوئیں۔ اور اپنے امام کے ساتھ بیک وقت سجدہ شکر میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

جلسہ کے تینوں روز قادیان میں صدقات کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا خوشی کے اس موقعہ پر مساجد منارۃ المسیح گیٹ مسجد مبارک پر چراغاں کیا گیا۔ اور تمام گھروں نظارت دعوت الی اللہ بھارت کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے شیریں ثمرات سے تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر اور تمام انسانیت کو متمتع فرمائے۔

حضور انور کی صحت وسلامتی کیلئے دُعا کی درخواست

احباب جماعت کی خدمت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے خصوصی درخواست دعا ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر باوجود شدید مصروفیات کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی اور آپ نے تمام مجالس عرفان خطابات اور ہزاروں افراد سے ملاقاتوں کا فریضہ ہردم مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔

ٹی وی پر بیٹھے افراد کی ہردم یہ تمنا رہتی تھی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں آتے یا جاتے احباب کو ہاتھ ہلاتے ہوئے کسی بھی پل نظر آجائیں اور حضور بھی اپنے خدام کی اس تمنا کا خاص خیال رکھتے ہوئے دلجوئی فرماتے تھے۔

ادارہ بدر خوشی کے اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احباب جماعت احمدیہ عالمگیر ہندوستان کے احباب اور بالخصوص جماعت احمدیہ جرمنی کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

درخواست دُعا

خاکسار کے بیٹوں عزیز فہد، طارق اور فاتح شریف کے اعلیٰ تعلیم، دینی ودنیاوی ترقیات صحت وتندرستی اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۲۰۰) (صدیقہ شریف پٹنہ)

محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ مظفر پور بہار اپنے لئے واپنے سارے خاندان کی صحت وسلامتی والی درازی عمر ودینی ودنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اعانت بدر -/500 روپے۔

☆۔ سید داؤد احمد صاحب مظفر پور بہار اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے دینی ودنیاوی ترقیات صحت وسلامتی والی درازی عمر کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر -/100 روپے۔ (مینجر بدر)

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم واثق الرحمٰن اور ان کی اہلیہ نے یونیورسٹی کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے اسی طرح خاکسار کے بھانجے [illegible] اور چھوٹے بیٹے نے بھی امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے چھوٹی بیٹی S.S.C کا امتحان دینے والی ہے ہر ایک کی اعلیٰ تعلیم اور نمایاں کامیابی صحت وسلامتی والی لمبی عمر اور دینی ودنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۵ روپے۔
(محمد عبدالواجد ملک سیکرٹری ضیافت سندربن بنگلہ دیش)

خاکسار کی والدہ محترمہ جو محترم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم کی اہلیہ ہیں۔ عرصہ ڈیڑھ سال سے فالج میں مبتلا ہیں۔ کامل وعاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک منیر احمد پشاوری قادیان)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8/7/01 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عدنان احمد ندیم نام تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم ومحترم محمد صادق صاحب آف [illegible] کا پوتا اور مکرم مولوی ابراہیم صاحب کا نواسہ ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (اعانت -/50) (نثار احمد ندیم معلم)

ارشاد نبویؐ
اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ
(امانت داری عزت ہے)
طالب دعا
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹک لین کلکتہ 700001
دکان - 248-5222, 248-1652, 243-0794
رہائش - 237-0471, 237-8468

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

منقولات

پاکستان کا عدالتی سسٹم ناکام ہو چکا ہے

پاکستان میں مذہبی دہشت گرد خون خرابہ کرا رہے ہیں

پاکستان سرکار مجبور ہو کر مان رہی ہے کہ پاکستان میں اسلام کے نام پر مذہبی گروپ ایک دوسرے کے قتل کر رہے ہیں۔ سندھ میں پولیس کے آئی جی ڈاکٹر ہارون نے ایک بیان میں کہا کہ مصیبت یہ ہے کہ فرقہ وارانہ قتل کرنے والے اس دہشت گردی کو مذہبی فرض سمجھ کر کر رہے ہیں۔ دہشت گردی میں اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ مذہب کے نام پر ایک دوسرے کو اسلام کا دشمن قرار دیا جاتا ہے۔ مذہبی دہشت گرد تمام کراچی میں موت کو چاروں طرف تقسیم کرتے ہوئے پھرتے ہیں۔ پاکستانی اسلامی مدرسوں میں اس طرح کی تعلیم دی جارہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اس برس کراچی میں ۶۹ لوگوں کو فرقہ وارانہ دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔

جمیعت علمائے پاکستان کے ایک گروپ کے امیر مولانا نورانی نے کہا کہ طلباء کو تشدد کی تعلیم دینے والے ٹیچر پاکستانی قوم کے دشمن ہیں۔

مہاجرین کے ایک گروپ کے سیکرٹری اقبال قریشی نے کہا کہ مہاجرین کا صفایا کرنے کیلئے سرکاری دہشت گردی بڑھتی جارہی ہے کراچی حیدر آباد اور دوسرے شہروں میں وسیع پیانہ پر مہاجرین کو گرفتار کیا جارہا ہے۔ کراچی کو مہاجرین کے قتلوں کیلئے بوچڑ خانہ بنایا جارہا ہے۔ متحدہ مہاجر آندولن کے لیڈر الطاف حسین نے کہا کہ ہمارے ایک مہاجر ورکر کو گرفتار کر کے اس کی پٹائی کی جارہی ہے اور اس پر دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ وہ سرکاری گواہ بن کر مہاجر لیڈروں پر کراچی میں قتل کرانے کے الزامات لگائے۔ اسے اپنی وفاداری بدلنے کیلئے مجبور کیا جارہا ہے۔ ہم سرکار کے ان ہتھکنڈوں کے خلاف اقوام متحدہ سے مداخلت کرنے کی اپیل کریں گے۔ تال میل کمیٹی کے لیڈر طارق جاوید نے کہا کہ مہاجرین کے خلاف سرکار نے غیر اعلانیہ جنگ شروع کر دی ہے۔ صدر پرویز مشرف جو خود بھی مہاجر ہیں اس مہم کا خاتمہ کرنے کیلئے مداخلت کریں۔ ہمارے حیدر آباد کمیٹی کے سینئر لیڈر فیروز خان کو جھوٹے الزامات میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہیں بھی کوئی واردات ہو مہاجرین کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

سی آئی اے کے ترجمان نے کہا کہ کراچی میں مذہبی دہشت گرد جو قتل کرا رہے ہیں ان کے ایک گروپ کے سرغنہ کو کچھ اور ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ لیکن اس نے ان کے نام بتانے سے انکار کر دیا۔ کراچی میں افغان مہاجرین کے کیمپ پر حملہ کر کے دہشت گردوں نے غالیچے بیچنے والے ایک افغان بیوپاری شمس الدین کو قتل کر دیا اور گولیاں چلاتے ہوئے بھاگ گئے۔ محکمہ داخلہ کے سیکرٹری تسلیم قاری نے ایک بیان میں کہا کہ سرکار نے اب تک ایک لاکھ ناجائز ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں بیس ہزار چھاپہ مار کر برآمد کئے گئے جبکہ ۸۰ ہزار ہتھیار ان کے مالکان نے سرکار کے حوالے کر دیئے۔ اس نے کہا کہ بیشتر معاملوں میں قتل چھوٹے چھوٹے ہتھیاروں کا استعمال کر کے کئے جاتے ہیں۔ عوام کو اپنے بچاؤ کے لئے ہتھیار نہیں رکھنے چاہئیں کیونکہ ان کے بچاؤ کی ذمہ داری سرکار لے رہی ہے۔

صدر پرویز مشرف نے کہا کہ پاکستان کا عدالتی سسٹم ناکام ہو چکا ہے۔ عام طور پر ملزمان سزا پانے سے بچ جاتے ہیں۔ پولیس میں پیشہ ور مجرم بھرتی ہو جاتے ہیں اس لئے ہم عدالتوں کو پہلے سے کہیں زیادہ حقوق دے رہے ہیں۔ اس سسٹم کی وجہ سے سرکار تشدد کی وارداتوں کو روکنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ دہشت گردی کا خاتمہ کرنے کیلئے اب سخت کارروائی کی جائے گی۔

انسداد منشیات کمیٹی کے سابق چیئرمین کو

ہیروئن و چرس رکھنے پر سزائے موت

پاکستان میں انسداد منشیات کی ایک عدالت نے نیشنل اسمبلی کی انسداد منشیات کمیٹی کے سابق چیئرمین، ان کے گارڈ اور ڈرائیور کو ہیروئن اور چرس رکھنے کے الزام میں کل سزائے موت دی ہے۔ ڈان میں شائع خبر کے مطابق نیشنل اسمبلی کے سابق رکن شیخوپورہ کے رہنے والے منور، ان کے گارڈ اور ڈرائیور کو ۱۹۹۵ء میں اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب لاہور شیخوپورہ روڈ پر ان کی کار سے ۳۵ کلو ہیروئن اور ۳۰ کلو چرس برآمد ہوئی تھی۔ برآمدگی کے وقت مسٹر منور کے گارڈ اور ڈرائیور گاڑی میں تھے۔ اور ان دونوں کے بیانات کی بنیاد پر ۶ روز بعد مسٹر منور کو ان کے گھر گرفتار کیا گیا تھا تینوں ملزموں پر ۱۰-۱۰ لاکھ روپئے کا جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔

پاکستان کے یوم آزادی پر شیعہ سنی تصادم، درجنوں زخمی

پاکستان کے حیدر آباد شہر میں یوم آزادی کے موقعہ پر شیعہ اور سنی مسلمانوں کے درمیان ہوئے مقابلہ میں درجنوں لوگ زخمی ہوگئے۔ آن لائن نیوز ایجنسی کے مطابق پاکستان کے یوم آزادی ۱۴ اگست پر سنی تحریک (ایس ٹی) اور سپاہ صحابہ پاکستان (ایس ایس پی) کے ورکروں کے درمیان جم کر مقابلہ ہوا۔ دونوں فریقین کی طرف سے ہتھیاروں کا بھی استعمال کیا گیا۔ دونوں فرقوں کے ورکروں نے ایک دوسرے کے خلاف پتھراؤ بھی کیا۔ مقابلہ ہونے کی خبر ملتے ہی بھاری تعداد میں پولیس کرمچاری موقعہ پر پہنچ گئے۔ جنہوں نے ہجوم کو منتشر کیا۔ ایس ٹی کی طرف سے جھنڈا لہرانے کیلئے منعقدہ تقریب کے دوران یہ مقابلہ شروع ہوا۔

وشو دھرم پرچار یاترا دہلی میں

نئی دہلی ۱۵ر اگست (یو این آئی) وشو ہندو پریشد کی وشو دھرم پرچار یاترا آج یہاں پہنچ گئی۔ ۱۲ر اگست کو دو کانچی پورم سے شروع ہونے والی یاترا آج صبح راجدھانی کے چھترپور مندر میں پہنچی جہاں وشنو ہری ڈالمیا، اچاریہ گری راج کشور اور فروغ انسانی وسائل کے وزیر ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی سمیت کئی مذہبی رہنماؤں اور وشو ہندو پریشد کے لیڈروں نے اجتماع سے خطاب کیا۔ ڈاکٹر جوشی نے اس موقعہ پر نامدھاری سکھ گرو، جگجیت سنگھ کو اس موقع پر دھرم رتن سے نوازا۔ یاترا کے مقاصد بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر جوشی نے یو این آئی سے کہا کہ اس کا مقصد یہ پیغام عام کرنا ہے کہ پوری دنیا ایک کنبہ ہے اچاریہ گری راج کشور نے بتایا کہ یہ یاترا آسٹریلیا، امریکہ، جاپان اور یورپ کے ممالک جائے گی نیز ۲۴ دسمبر کو اس کا اختتام یہیں ہوگا۔

۲۰۲۵ء تک دنیا کی ایک تہائی آبادی کیلئے پانی کا بحران ہوگا

تھرڈ ورلڈ واٹر فورم کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ۲۰۲۵ء تک دنیا کے ہر تین آدمیوں میں ایک آدمی کو پانی کی قلت اور بحران کا شکار ہونا پڑ سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے موجودہ صدی میں ویسے ہی ٹکراؤ ہو سکتے ہیں جیسے ٹکراؤ پچھلی صدی میں تیل کی وجہ سے ہوئے تھے۔ اس فورم میں شریک ہونے والے اہم سائنس دانوں اور ماہرین ماحولیات کو بتایا گیا کہ حکومتوں کو چاہئے کہ وہ پانی کی بڑھتی ہوئی مانگ اور اس کی کم ہوتی سپلائی کے بحران سے نمٹنے کیلئے نئے طریقے اختیار کریں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ۲۹ ملکوں میں رہنے والے ۴۵ کروڑ افراد کو پانی کی قلت کا سامنا ہے اور ایشیا اور افریقہ کے صحرا کے قریب ممالک کو اس سلسلہ میں شدید مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ان علاقوں میں بہت گھنی آبادیاں ہیں۔ فورم نے یہ بھی کہا کہ مشرقی وسطی، ہندوستان، پاکستان اور چین کو آنے والے سالوں میں پانی کی شدید قلتوں کا سامنا کرنا پڑے گا بشرطیکہ ان ملکوں کے ماہرین ماحولیات اور زرعی سائنسدانوں نے مل کر اس مسئلہ کا حل تلاش نہیں کیا۔

پاکستان میں سنی لشکر جھنگوی اور شیعہ سپاہ محمد پر پابندی عائد

فرقہ وارانہ قتلوں سے پاکستان بدنام ہو گیا ہے۔ مشرف کا بیان

پاکستان کے فوجی حکمران پرویز مشرف نے دو ملی ٹینٹ گروپوں پر پابندی لگادی ہے کہ جو کہ سنی شیعہ فرقوں میں تشدد کیلئے قصوروار ٹھہرائے جاتے رہے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے ۵۴ ویں یوم آزادی پر اپنی تقریر میں سنی لشکر جھنگوی اور شیعہ سپاہ محمد گروپوں پر پابندی لگانے کا اعلان کیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں فرقہ وارانہ تشدد میں اس سال بیسیوں لوگ مارے گئے ہیں جبکہ حالیہ برسوں میں سینکڑوں کی جانیں گئی ہیں مشرف نے شیعوں کی بڑی پارٹی تحریک جعفریہ پاکستان اور سنی سپاہ صحابہ گروپ کو بھی وارننگ دی ہے کہ اگر وہ فرقہ وارانہ تشدد میں ملوث ہوئے تو ان پر بھی پابندی لگادی جائے گی۔ مشرف نے کہا کہ میں تحریک جعفریہ اور سپاہ صحابہ کو وارننگ دیتا ہوں کہ اگر وہ کسی دہشت پسندانہ سرگرمی میں ملوث ہوئے تو ان پر بھی پابندی لگانے سے وہ نہ جھجکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عدم رواداری کورپشن اور نسلی اور فرقہ وارانہ ہلاکتوں سے پاکستان بدیشوں میں بدنام ہو رہا ہے اس نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ پر فعال ترقی پسند اور اقتصادی طور پر متحرک ہونے کی بجائے ملک اس بات کیلئے جدوجہد کر رہا ہے کہ اسے ناکام دیش قرار نہ دے دیا جائے۔ اس نے کہا کہ پاکستان کو باہر سے خطرہ نہیں۔ بلکہ ملک کے اندر سے خطرہ ہے۔ داخلی گڑبڑ سے لوگوں کے حوصلے پست ہوئے ہیں۔

ایران کے سیلابوں سے ۳۰۰ موتیں

شمال مشرقی ایران میں تباہ کن سیلاب سے اب تک تین سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ افسران کے مطابق گزشتہ ۲۰۰ برسوں میں یہ اس خطے کا سب سے بدترین سیلاب ہے۔

شریف و بے نظیر کو چناؤ لڑنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

پاکستان کے انٹیریر منسٹر معین الدین حیدر نے بی بی سی کو دیئے ایک انٹرویو میں بتایا کہ پاکستان میں اکتوبر ۲۰۰۲ء کو ہونے والے عام انتخابات میں سابق وزیر اعظم نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کو چناؤ نہیں لڑنے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کو کورپشن کے الزام میں سزا ملی ہے انہیں چناؤ لڑنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اداریہ میں حوالہ کے طور پر دیئے گئے اشتہار کا مکمل عکس

مسلمانو! وہابیوں سے بچو

اس لئے کہ

شانِ نبوت حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں" (صدر دیوبند حسین احمد)

نقل کفر کفر نہ باشد

عقیدہ نمبر ۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا علم غیب تو بچوں، پاگلوں، جانوروں اور دیگر رذائل کو بھی حاصل ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔ کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ مصنفہ سردار وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی

عقیدہ نمبر ۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم شیطان لعین کو ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔ کتاب، براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی۔

عقیدہ نمبر ۳ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"اگر بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔ کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۸ مصنفہ، مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔

عقیدہ نمبر ۴ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
(ا) "لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد" (ترجمہ) ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے"۔ رسالہ یکروزہ صفحہ ۱۷ مصنفہ: امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی۔ (ب) "امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے کہ نہیں"۔ براہین قاطعہ صفحہ ۶ مصنفہ: خلیل احمد انبیٹھوی۔

عقیدہ نمبر ۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت عام انسانوں سے بھی کمتر ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (نبی ہو یا ولی) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"۔
کتاب: تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳ : مصنفہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۶ انبیاء اولیاء ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء، اولیاء، اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"۔ کتاب۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۸ مصنفہ: امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی نہیں بلکہ مر کر مٹی میں مل گئے۔ بلفظہ ملخصاً حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ کتاب۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۳ مصنفہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار جیسے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے"۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵

عقیدہ نمبر ۹ اللہ تعالیٰ کو غیب کا علم نہیں البتہ وہ اگر چاہے تو دریافت کر سکتا ہے حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے"۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۸۔

وہابیوں کی قسمیں

دیوبندی، تبلیغی جماعت
جماعتِ اسلامی (یعنی مودودی جماعت)
اہل حدیث (یعنی غیر مقلدین) ندوی
(یعنی ابوالحسن علی ندوی کی جماعت)
یہ سارے کے سارے آپس میں ایک عقائد میں متحد و متفق اور شیخ نجدی ابن عبدالوہاب گستاخ رسول کی پیداوار جماعتیں ہیں۔ اس وقت سنی مسلمانوں کو سب سے زیادہ خطرہ دیوبندی وہابیوں کی تبلیغی جماعت سے ہے۔ لہٰذا وہابیہ دیوبندیہ کے چند غیر اسلامی عقائد حسب ذیل ہیں

عقیدہ نمبر ۱۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہئے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲

عقیدہ نمبر ۱۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم غیب ماننا بھی شرک ہے"۔ ملخصاً۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۷۳، تقویۃ الایمان صفحہ ۹، ۲۳، ۵۰۔

عقیدہ نمبر ۱۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور بھی کروڑوں پیدا ہونا ممکن ہے حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ کے برابر پیدا کر ڈالے"۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۶

عقیدہ نمبر ۱۳ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بھی بدتر ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے"۔
صراط مستقیم صفحہ ۹۷ مصنفہ: امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۱۴ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد کرنا اور قیام تعظیمی کے لئے کھڑا ہونا بدعت و شرک ہے مثل کنہیا کے جنم کے ہے"۔ ملخصاً، براہین قاطعہ صفحہ ۱۵۲

عقیدہ نمبر ۱۵ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء، علیہم السلام و اولیاء کرام سے مدد مانگنا شرک ہے"۔ ملخصاً، فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۸۴، تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰۔

عقیدہ نمبر ۱۶ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جملہ بنی آدم کے برابر ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں"، براہین قاطعہ صفحہ ۷۔

عقیدہ نمبر ۱۷ اعمال میں امتی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں"۔ تحذیر الناس صفحہ ۵ مصنفہ: مولوی قاسم نانوتوی۔

عقیدہ نمبر ۱۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا رسول اللہ کہنا شرک ہے"۔ ملخصاً فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۶۶، بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۳۴۔

عقیدہ نمبر ۱۹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدرسہ دیوبند کے تعلق سے اردو بولنا آگئی۔ حوالہ ملاحظہ
"ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں، فرمایا کہ جب سے علماء دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا"۔ براہین قاطعہ صفحہ ۳۰۔

عقیدہ نمبر ۲۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آخرت کا حال بھی معلوم نہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
"جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا"۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۳۔

نوٹ:۔ یہ پوسٹر پندرہ سال سے چھپ رہا ہے اس کے مقابلے سے وہابی آج تک عاجز ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ عاجز ہی رہیں گے۔

اکابر دیوبند کا اعتراف حقیقت

مولوی منظور نعمانی نے ایک موقعہ پر تبلیغی جماعت کے امام مولوی زکریا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "اور ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں" ـــــ اس پر مولوی زکریا نے جواب دیا کہ :۔ "مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں"۔ مولانا محمد یوسف نمبر صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴

ان حوالہ جات سے سورج کی طرح روشن و ثابت ہے کہ دنیا کے تمام بد مذہبوں میں سب سے بدتر اور سب سے خطرناک بد مذہب دیوبندی وہابی ہیں۔ جبکہ عام بد مذہبوں کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے۔ حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر بد مذہب بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو۔ (ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کی اقتدا میں نماز پڑھو (مسلم شریف) اس حدیث کو ابوداؤد نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے حضرت جابر سے اور عقیلی و ابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا۔ انوار الحدیث صفحہ ۱۰۳۔ ان حقائق و مسلمات پر آگاہ ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نہ مانے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹھکرا کر دیوبندیوں، تبلیغیوں، مودودیوں، ندویوں، غیر مقلدوں اور دیگر بد مذہبوں و بد عقیدوں کے پیچھے حلال جان کر نماز پڑھے یا ان سے کسی بھی قسم کا اسلامی و دینی رشتہ و تعلق باقی رکھے تو وہ بھی ہر گز ہر گز مسلمان نہیں بلکہ وہ بھی انہیں کا ساتھی بد مذہب و بد عقیدہ وہابی ہو گا۔

انعامی چیلنج:۔ ۳۳ ہزار روپیہ نقد انعام اس وہابی کو دیا جائے گا جو اپنے دیوبندیہ وہابیہ کے مندرجہ بالا عقائد کو اسلامی عقائد ثابت کر دے گا یا اس پوسٹر میں درج کئے گئے دیوبندیہ وہابیہ کی کتابوں کے حوالہ جات کو جھٹلانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

حسب فرمائش پیر طریقت حضرت علامہ مفتی سید آل رسول حبیبی ہاشمی مہتمم مدرسہ قادریہ نسکوڑہ بازار ضلع بیجاپور
منجانب ارزو اشرفی گیاوی مالک مکتبہ محبوب یزدانی ۴۲ علیم الدین اسٹریٹ کلکتہ ۶

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

Vol - 50 Thursday, 30th August 2001 Issue No 35

تصاویر مساجد ہائے احمدیہ ہندوستان
قسط نمبر ۵

نوٹ :- صوبائی امراء کرام، امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش ہے کہ اپنی جماعتوں کی مساجد کی تصاویر بلیک اینڈ وائٹ پوسٹ کارڈ سائز پر جلد ارسال فرمائیں۔ سن تعمیر اور مسجد کے مختصر تعارف کے ساتھ۔ تصویر کھنچواتے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے کہ تصویر میں آدمی نظر نہ آئیں۔ اور درمیان میں کوئی روک حائل نہ ہو اور مینار وغیرہ نمایاں نظر آئیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

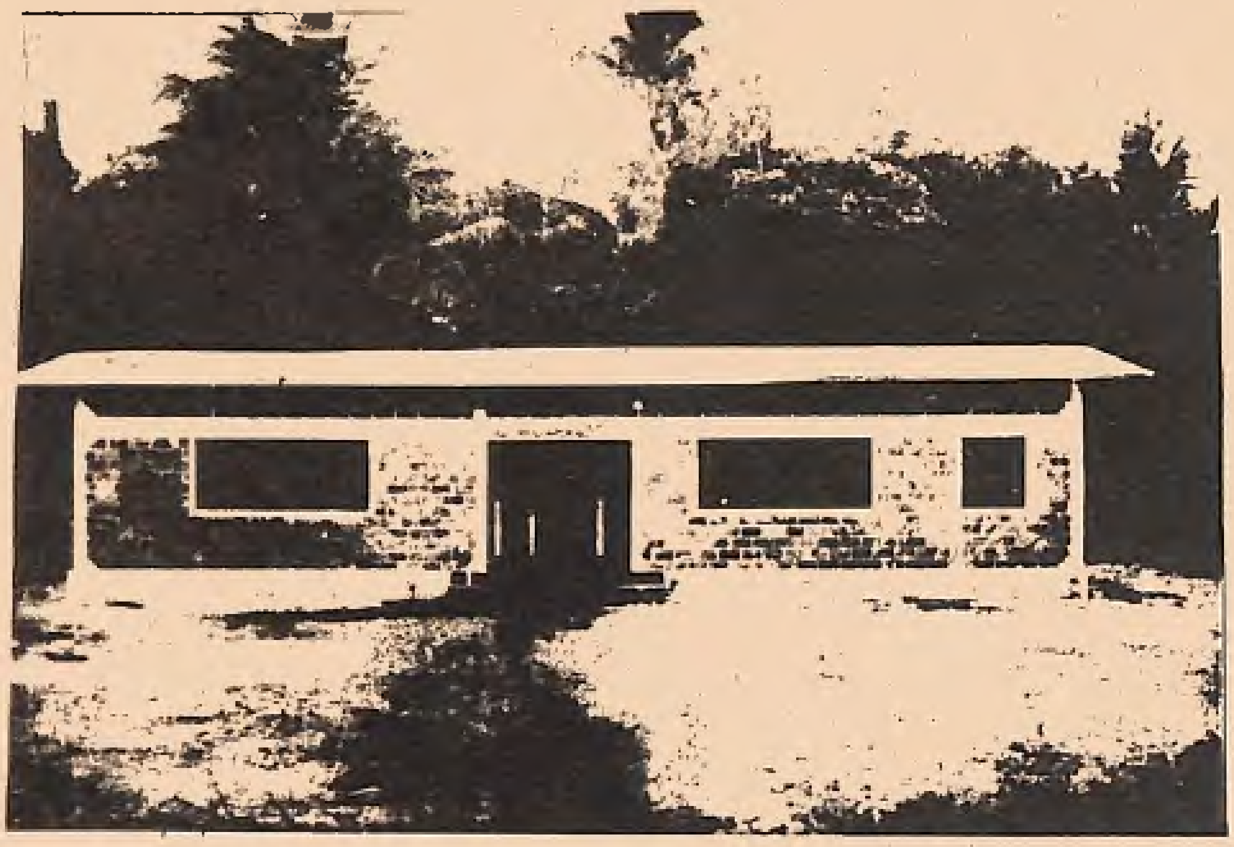

مسجد احمدیہ ترور (Tirur) کیرلہ

مکرم حیدروس کٹی صاحب اور مکرم پی ایم عبد اللہ صاحب نے ۱۰ سینٹ قطعہ زمین وقف کیا تھا جس پر مسجد کی تعمیر کیلئے مرکز نے ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دی باقی قریباً ایک لاکھ روپے چند احباب جماعت نے خرچ کر کے اسکی تعمیر مکمل کی صوبائی امیر صاحب کیرلہ نے 10.9.93 کو اس کا افتتاح فرمایا تھا۔

بنگلور میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد

مجلس انصار اللہ بنگلور کے تحت ہفتہ قرآن مجید منعقد ہوا۔ مورخہ یکم جولائی 2001 بعد نماز عصر ڈاکٹر سید اخلاق احمد صاحب جواز کے مکان پر مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیر صدارت پہلے اجلاس کا آغاز عزیزم سید ثاقب احمد کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزم سید بشیر الدین حکیم کی نظم ہوئی بعدہ مکرم برکات احمد صاحب سلیم نے تقریر کی بعدہ خاکسار نے جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن پر اپنے خیالات کا اظہار کیا آخر پر صدارتی خطاب ہوا۔ مورخہ 3.7.01 بعد نماز عصر مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی سیوانگر کے میں دوسرا اجلاس منعقد ہوا اس اجلاس کی صدارت مکرم و محترم محمد صبغۃ اللہ صاحب ناظم صوبائی نے فرمائی۔ اجلاس کا آغاز مکرم فہیم احمد صاحب نور کی تلاوت سے ہوا بعدہ خاکسار نے عہد دہرایا مکرم مجیب اللہ خان صاحب نے نظم پڑھی پہلی تقریر مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ عالیہ نے کی۔ خاکسار کے بعد مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی نے بھی عظمت قرآن مجید کے بارے میں تقریر فرمائی آپ کی تقریر کے بعد صدر اجلاس مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب نے حضرت المصلح الموعودؓ کی تصنیفات کے کچھ حصے احباب کے سامنے پڑھ کر سنائے۔ اسطرح یہ اجلاس اجتماعی دُعا پر ختم ہوا۔

۳۔ مورخہ 4.7.01 بعد نماز عصر مکرم محمد حشمت اللہ صاحب ابن مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب کے مکان پر تیسرا اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم محمد برکات احمد صاحب سلیم نے فرمائی۔ اس اجلاس کا آغاز مکرم محمد حشمت اللہ صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ عزیزم محمد جری اللہ نے نظم پڑھ کر سنائی پہلی تقریر خاکسار نے کی خاکسار نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی خوبیوں کو اور قرآن مجید کے عمدہ بیان اور قرآن مجید کی تعلیمات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا خاکسار نے دیگر مذہبی کتب سے قرآن مجید کی تعلیمات کا موازنہ کیا۔ خاکسار کے بعد دوسری تقریر مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآنی انوار اور تمام انسانی مسائل کا حل قرآن میں موجود ہے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ کے بعد تیسری تقریر مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب نے فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم برکات احمد صاحب سلیم نے اپنے صدارتی خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرآن مجید سے والہانہ عشق کے بارے میں مختلف واقعات کا ذکر کیا۔ اسطرح یہ اجلاس اجتماعی دُعا پر ختم ہوا۔

۴۔ مورخہ 8.7.01 بعد نماز عصر مسجد احمدیہ بنگلور میں ہفتہ قرآن مجید کا اجتماعی طور پر آخری جلسہ منایا گیا س جلسہ کی صدارت مکرم و محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تلاوت سے ہوا۔ عزیزم سید لبید احمد نے نظم سنائی جس کے بعد عزیزم محمد وجیہہ اللہ واقف نو نے بزبان انگریزی تقریر کی اسطرح دوسری تقریر مکرم سید شارق مجید صاحب علاقائی قائد نے کی۔ آپ کی تقریر کے بعد عزیزم محمد رضی ابن محمد نعمت اللہ صاحب نے تقریر کی اس تقریر کے بعد عزیزم سید بشیر الدین حکیم نے نظم پڑھی۔ بعدہ خاکسار قریشی عبد الحکیم نے چوتھی تقریر کی جس میں خاکسار نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تفسیر کبیر سے چند حصے پیش کئے خاکسار کے بعد مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کی۔ آپ نے اپنے خطاب میں قرآن مجید کی عظمت اور اس کی رفعت کا ذکر کیا آپ کے بعد چھٹی تقریر مکرم برکات احمد صاحب سلیم نے کی آپ نے قرآن مجید کی لازوال تعلیم کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا بعدہ مکرم فہیم احمد صاحب نور نے تقریر کی جس میں انہوں نے جماعت کو قرآن مجید کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا جلسہ کی آٹھویں و آخری تقریر مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی آپ نے اپنی تقریر میں جماعت کے احباب کو اپنے دل میں قرآن مجید کی عظمت کو قائم کرنے پر زور دیا آخر پر صدر جلسہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے ان اجلاسات میں تعاون کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اسطرح یہ اجلاس اجتماعی دُعا پر ختم ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس حقیر سی مساعی کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے ہمیں قرآن مجید کا عرفان عطا کرے آمین۔ (قریشی عبد الحکیم زعیم مجلس انصار اللہ بنگلور)

صنعتی نمائش بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جیسا کہ مجالس کو قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے کہ سال گزشتہ کی طرح امسال بھی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر قادیان میں صنعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں ہر ٹریڈ کے احباب اپنے صنعتی ماڈل پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں شریک ہونے کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔

اوم، دوم، سوم آنے والوں کو ''ایوارڈ'' دئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں جملہ قائدین و عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس میں پرزور تحریک کریں اور صاحبان صنعت وحرفت میں حصہ لینے کی بھرپور ترغیب دلائیں۔ جزاکم اللہ حصہ لینے والے تمام افراد سے درخواست ہے کہ اپنی شمولیت کی اطلاع قبل از وقت بھجوائیں تا کہ اس کے مطابق مناسب انتظام کیا جا سکے۔

(بشیر الشمس منتظم صنعتی نمائش سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

☎ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893